DATA ENTERED

بی ضرورت کے وقت ہندوستان کے مشہور و معروف کتب خانہ اعزازیہ دیوبند یوپی سے طلب فرمایئے۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط

علم الفقہ

جلد اوّل

مصنّفہ

حضرت حجۃ الاسلام امام
اہل سنت مولانا الحاج الشاہ محمد عبدالشکور صاحب فاروقی مجددی نقشبندی

جس کو

(مولوی) سید احمد مالک
کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے
اپنے کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع کیا

ہر قسم کے حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

طبع اول، فارسی، اردو اور حما
تعداد اللہ عدد
کاتبہ (مولوی) سید احمد مالک

عذر دس ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) سفر خواہ جائز ہو یا ناجائز[۱] (۲) حمل بشرطیکہ روزہ رکھنے میں اپنے یا بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو (۳) دودھ پلانا بشرطیکہ بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو خواہ دودھ پلانے والی بچے کی ماں ہو یا دائی[۲]۔ خواہ اس دائی نے رمضان سے پہلے نوکری کی ہو یا عین رمضان میں۔ گمان غالب کی یہ چند صورتیں ہیں۔ اپنے یا کسی کے تجربہ سے مضرت ثابت ہو چکی ہو۔ یا کسی طبیب حاذق مسلمان کی رائے مضرت کی جانب ہو بشرطیکہ وہ طبیب متقی و پرہیزگار ہو یا اس کا تقوے اور عدم تقویٰ کچھ نہ معلوم ہو (۴) کسی مرض کے پیدا ہو جانے یا بڑھ جانے یا مرجانے کا خوف ہو۔ مثلاً کسی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہو اور اگر وہ روزہ رکھے اور دوا کا استعمال نہ کرے تو مرجائے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو درد چشم اور درد سر وغیرہ بھی ان امراض میں ہیں جن کے بڑھ جانے کے خوف سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

جو شخص کسی بیمار کی خدمت کرتا ہو اور اس کے روزہ رکھنے سے اس بیمار کی تکلیف کا خیال ہو وہ بھی اسی حکم میں داخل ہے (۵) کمزوری ایسی کہ روزہ نہ رکھ سکتا ہو خواہ یہ کمزوری بڑھاپے کے سبب سے ہو یا بیماری کی خواہ پھر قوت آنے کی امید ہو یا نہیں (۶) جان یا بدن کا خوف مثلاً کوئی دشمن کہے کہ اگر تو روزہ رکھے گا تو ہم تجھ کو مار ڈالیں گے یا تیرا کوئی عضو کاٹ لیں گے (۷) جہاد یعنی کسی دشمن سے محض خدا کے لیئے لڑنا بشرطیکہ روزہ رکھنے سے کمزوری کا خیال ہو کہ جس سے لڑائی میں نقصان آئے (۸) بھوک ایسی کہ روزہ کا تحمل نہ ہو سکے (۹) پیاس اس قدر کہ روزہ نہ رکھ سکے (۱۰) بے عقل ہونا جنون اور مستی اور بیہوشی کی حالت میں روزہ واجب نہیں (درمختار۔ ردالمحتار وغیرہ)

---

[۱] امام شافعیؒ کے نزدیک ناجائز سفر میں روزہ رکھنا مباح نہیں ۱۲۔

[۲] بعض فقہا نے مثل صاحب ذخیرہ کے صرف دائی کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت کے ساتھ خاص کیا ہے ماں کو نہیں اس لیئے کہ باپ کسی اور کو دودھ پلانے کے لیئے نوکر رکھ سکتا ہے مگر یہ قول اکثر فقہا کے خلاف ہے ۱۲ (بحرالرائق)

Marfat.com

یہ عذر جو ہم نے بیان کیے ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کے رفع ہو جانے کے بعد جس قدر روزے فوت ہوئے ان کی قضا یا عوض کچھ لازم نہیں ہوتا اور بعض ایسے ہیں کہ جن میں روزے کا عوض واجب ہوتا ہے بعض ایسے ہیں جن کے رفع ہو جانے کے بعد قضا لازم ہوتی ہے ان سب عذروں کے تفصیلی حالات عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ بیان ہوں گے۔

روزے کے صحیح ہونے کی شرطیں

(۱) مسلمان ہونا۔ کافر کا روزہ صحیح نہیں۔

(۲) حیض نفاض سے خالی ہونا۔ حیض نفاس والی عورتوں کا روزہ صحیح نہیں ہاں بعد اس کے کہ حیض نفاس بند ہو چکا ہو گو غسل نہ کیا گیا ہو روزہ صحیح ہے اس لیئے کہ روزے کے صحیح ہونے میں طہارت شرط نہیں۔

(۳) نیت[عہ] یعنی دل سے روزے کا قصد کرنا اگر کوئی شخص بے قصد و بے ارادہ کچھ نہ کھائے نہ پیئے اور تمام ان چیزوں سے جن سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے بچے تو اس کا روزہ صحیح نہیں۔

نیت کے مسائل۔ (۱) رمضان کے ہر روزے میں نیت کرنا ضروری ہے ایک روز نیت کر لینا تمام روزوں کے لیئے کافی نہیں (۲) نیت کا زبان سے ظاہر کرنا کچھ ضروری نہیں صرف دلی قصد کافی ہے حتیٰ کہ سحور کھانا خود قایم مقام نیت کے ہے اس لیئے کہ سحور روزہ رکھنے کی غرض سے کھائی جاتی ہے (بحر الرایق)

ہاں اگر کسی کی عادت اس وقت کھانے کی ہو یا کوئی بدبخت سحور کھاتا ہو روزہ نہ رکھتا ہو اس کے لیئے سحور کھانا قایم مقام نیت کے نہیں (۳) رمضان کے ادائی روزوں میں اور اس نذر کے روزوں میں جس میں دن تاریخ کی تخصیص کر دی گئی ہو اور نوافل کے روزوں میں غروب آفتاب کے بعد سے نصف نہار[عہ] شرعی سے

عہ امام زفر رحمۃ اللہ کے نزدیک نیت شرط نہیں ہے یہ ہمارے امام صاحب کے شاگرد ہیں عہ نصف نہار یعنی آدھا دن شرعی کی قید اس لیئے کہ عرفی نصف نہار تک نیت کی اجازت نہیں شرعی نہار صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہوتا ہے اور عرفی طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک لہذا شرعی نہار کا نصف پہلے ہوگا اور عرفی کا اسکے بعد مثلاً عرفی نصف نہار بارہ بجے ہو تو شرعی گیارہ بجے ہو جائیگا کچھ کم و بیش ۱۲۔

کچھ پہلے تک نیت کر لینی کافی ہے، اگر کوئی شخص رات کو نیت کرنا بھول جائے صبح کو یاد آئے یا دن چڑھے تو اس وقت بھی نیت کر سکتا ہے (۴) رمضان کے قضائی روزوں میں اور نذر غیر معین اور کفارات کے روزوں میں اور اس نفل کی قضا میں جو شروع کر کے فاسد کر دی گئی ہو غروب آفتاب کے بعد سے صبح صادق کے طلوع تک نیت کر لینا ضروری ہے بعد صبح صادق کے اگر نیت کی جائے تو کافی نہ ہوگی (۵) کسی روزے کی نیت غروب آفتاب سے صحیح نہیں (۶) رمضان کے ادائی روزوں میں صرف روزے کی نیت کر لینا کافی ہے، فرض کے تخصیص کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ اگر کسی کو معلوم نہ ہو کہ یہ مہینہ رمضان کا ہے اور وہ کسی نفل یا کسی واجب روزے کی نیت کرے تب بھی کافی ہے ہاں مریض کے لیئے چونکہ اس پر رمضان کا روزہ فرض نہیں اس لیئے فرض کی تخصیص ضروری ہے اور اگر کسی نفل یا صرف روزے کی نیت کرے گا تو پھر رمضان کا روزہ نہ ہوگا بلکہ اسی نفل کا لہٰذا مریض پر رمضان کے روزے کے لیئے فرض کی تخصیص ضروری ہے اور مسافر کو یہ ضروری ہے کہ کسی دوسرے واجب روزے کی نیت نہ کرے خواہ رمضان کی نیت کرے یا نفل کی صرف روزے کی (۷) رمضان کے قضائی روزوں میں اور مطلق اور نوافل کی قضا کے روزوں میں ان کی تخصیص ضروری ہے بے تخصیص کے انکی نیت درست نہ ہوگی (۸) نیت میں تبرکاً انشاء اللہ کہہ لینا کچھ مضر نہیں (۹) روزے کی حالت میں افطار کی نیت کر لینے سے روزے کی نیت باطل نہیں ہوتی۔

روزے کے اقسام

روزے کی آٹھ قسمیں ہیں۔ فرض معین[۱]، فرض غیر معین[۲]، واجب معین[۳]، واجب غیر معین[۴]، مسنون[۵]، مستحب[۶]، مکروہ تحریمی[۷]، مکروہ تنزیہی[۸]۔

فرض معین۔ رمضان کے ادائی روزے۔

فرض غیر معین۔ رمضان کے قضائی روزے۔

---

۵ معین سے مقصود یہ ہے کہ اس کا وقت مقرر ہو اور غیر معین جس کا وقت مقرر نہ ہو۔

Marfat.com

واجب معیّن (۱) نذر معین یعنی جسمیں دن تاریخ کی تخصیص مثلاً کوئی شخص منت مانے کہ میں فلاں تاریخ فلاں دن یا فلاں مہینے میں روزہ رکھوں گا تو اس کو اسی دن اسی تاریخ یا اسی مہینے میں روزہ رکھنا واجب ہوگا (۲) جس شخص نے رمضان یا عید کا چاند خود دیکھا ہو اور شرعاً اس کی شہادت قبول نہ ہوئی ہو اس پر ان دونوں دنوں کا روزہ۔

واجب غیر معیّن۔ کفارےؔ کے روزے (۲) نذر غیر معین جسمیں دن تاریخ کی تخصیص نہ ہو مثلاً کوئی شخص منت کرے کہ میں چار روزے رکھوں گا اور دن تاریخ کا کچھ ذکر نہ کرے (۳) ان نفل روزوں کی قضا جو شروع کرنیکے بعد فاسد ہوگئے ہوں۔ مسنون (۱) عرفہ کا روزہ (۲) عاشورار (محرم کی دسویں تاریخ) کا روزہ ایک دن ملاکر خواہ اس کے بعد کا یا اس کے قبل کا (۳) ہر مہینے کی تیرہویں یا چودہویں پندرہویں کا روزہ۔

مستحب۔ (۱) شوال کے مہینے میں عید کے بعد چھ دن روزہ رکھنا، بہتر یہ ہے کہ یہ روزے درمیان میں فصل دے دیکر رکھے جائیں (۲) دوشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ (۳) ذی الحجہ کے پہلے عشرے کے آٹھ دن کا روزہ (۴) صومؔ داؤد علیہ السّلام یعنی ایک دن بیچ میں ناغہ دے کر سوائے ایّام ممنوعہ کے ہمیشہ روزہ رکھنا (۵) خواص کو یوم شک کا روزہ۔

مکروہ تحریمی۔ (۱) عید الفطر کے دن روزہ رکھنا (۲) ایام تشریق میں روزہ رکھنا (۳) خاص کر عاشورار کا روزہ رکھنا (۴) بالتخصیص سنیچر یا اتوار کو روزہ رکھنا

ؔ کفارے کے روزوں کو اکثر فقہا نے فرایض میں شمار کیا ہے مگر درحقیقت یہ فرض نہیں اسلیئے کہ انکے منکر کو کوئی کافر نہیں کہتا ہاں واجب کی اعلیٰ قسم میں ہیں اسی وجہ سے محقق کمال الدین بن ہمام نے انکو واجبات میں لکھا ہے اور علامہ شامی لکھتے ہیں کہ یہی مناسب ہے ؔ عرفے اور عاشورے کے روزے کو بعض نے مستحب لکھا ہے اور بعض نے صوم عرفہ کو مستحب لکھا ہے درحقیقت یہ دونوں سنت ہیں ان دونوں کے فضائل حدیث میں بہت وارد ہوے ہیں صوم عرفہ کی نسبت وارد ہوا ہے کہ دو سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے اور صوم عاشورار ایک سال گذشتہ کا ؔ اسکو بھی بعض فقہا نے مستحب لکھا ہے مگر صحیح نہیں ان تاریخوں کے روزوں کو صیام ایام بیض کہتے ہیں فضائل ان کے بہت ہیں آنحضرتؐ کی انپر مواظبت تھی۔

(۵) بالتخصیص صرف جمعہ کا روزہ (۶) نوروز[عہ] کا روزہ (۷) مہرجان کا روزہ (۸) عوام کا یوم شک[عہ] کا روزہ رکھنا (۹) عورت اور غلام اور مزدور کو نفل کا روزہ بے رضا مندی اپنے شوہر اور مالک اور آقا کے (۱۰) رمضان سے پہلے ایک دو دن بغرض تعظیم رمضان کے روزہ رکھنا۔

مکروہ تنزیہی (۱) بغرض کسی دن کے بیچ میں ناغہ کیئے ہوئے ہمیشہ روزہ رکھنا (۲) روزہ میں وصال کرنا یعنی شب کو بھی افطار نہ کرنا اس کی کراہت اس شخص کے حق میں ہے جو اپنی طبیعت پر جبر کرکے ایسا کرے یا اس کو اس سے کچھ تکلیف ہو۔ اگر کوئی آدمی ایسا ہو جس کو ذرا بھی گراں نہ گذرے نہ کسی قسم کی تکلیف ہو تو اس کو مکروہ نہیں سلف صالح خاص کر ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے بطرق صحیحہ منقول ہے (۳) سکوت کا روزہ رکھنا۔

روزے کے فرایض

چونکہ روزے سے حق جل شانہٗ کا اصل مقصود یہ ہے کہ بندوں میں ایک قوت صبر کی پیدا ہو جائے جو ایک اعلیٰ درجہ کا انسانی کمال ہے اور انسان اپنے نفس کی خواہشوں کے خلاف کرنے پر جو تمام خرابیوں اور حکم الٰہی کی نافرمانیوں کا منبع ہے قادر ہو جائے چنانچہ اسی طرف قرآن شریف کا یہ لفظ اشارہ کر رہا ہے لعلکم تتقون پس دراصل اپنے نفس کی خواہشوں کے خلاف کرنا یہی روزے کی حقیقت ہے مگر شریعت نے تمام خواہشوں کے ترک کو فرض نہیں فرمایا بلکہ صرف بڑی بڑی تین خواہشوں کے

[عہ] نوروز اور مہرجان دونوں عجمیوں کے عید کے دن ہیں مہرجان بڑے دن کو کہتے ہیں اور نوروز شمسی سال کے پہلے دن کو کہتے ہیں [عہ] یوم شک یعنی شعبان کی ۳۰ تاریخ جبکہ ۲۹ کو بہ سبب ابر یا غبار کے رویت ہلال نہ ہوئی ہو اسدن احتیاطاً روزہ رکھتے ہیں نیت یہ کرتے ہیں کہ اگر رویت ہو گئی ہو تو یہ روزہ رمضان کا ہے ورنہ نفل اور یہ تردد میں مکروہ ہے اسی سے عوام کو اس روزے کی ممانعت کیجاتی ہے اگر قطعی طور پر نفل کی نیت کی جائے تو پھر کراہت نہیں بلکہ مستحب ہے جو شخص قطعی نیت کرنے پر قادر ہو جائے وہ عوام میں نہ سمجھا جائے گا اور اگر رویت ہو گئی ہو گی تو وہ رمضان کا ہو جائے گا یہ نیت کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ۱۲ (درمختار وغیرہ)

Marfat.com

ترک کو فرض فرمایا ہے جب انسان ان کے ترک پر قادر ہو جائے گا تو اور باقی خواہشیں کوئی چیز نہیں ہیں۔ وہ تین فرض یہ ہیں۔

(۱) صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک کچھ نہ کھانا۔ جن صورتوں میں کہ درحقیقت کوئی چیز کھائی نہیں جاتی مگر کھانے کی مشابہت ان میں پائی جاتی ہے ان کا بھی ترک کر دینا فرض ہے۔ مثال کوئی شخص کان ناک وغیرہ میں تیل ڈالے اور جوف میں پہنچ جائے پس اس صورت میں اگرچہ کوئی چیز کھائی نہیں گئی مگر کھانے کی مشابہت ضرور ہے کھانے میں بھی ایک چیز جوف میں پہنچائی جاتی ہے اور لا میں بھی ایسا ہی ہوا تفصیل ان سب صورتوں کی مفسدات صوم میں انشاءاللہ بیان ہوگی۔

(۲) صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک کچھ نہ پینا۔

(۳) صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک جماع نہ کرنا۔ لواطت بھی جماع کے حکم میں ہے۔ اور جس فعل سے عادۃً خروج ہو جاتا ہے اسکے ذریعہ سے منی کا خارج نہ کرنا بھی فرض ہے۔ مثال کسی جانور کے جماع سے یا بذریعہ حلق کے منی کا خارج کرنا یا بخ کسی عورت کے دیکھنے یا بوسہ لینے یا لپٹانے کے اس لیئے کہ ان سے عادۃً خروج منی نہیں ہوتا، پس ان افعال سے اگر منی خارج ہو جائے گی تو اس کا کچھ اعتبار نہ ہوگا۔

صبح صادق کے طلوع سے ابتدائے طلوع مراد ہے اور غروب آفتاب سے جرم آفتاب کا نظر سے غائب ہو جانا کہ اس کی شعاع وغیرہ بالکل باقی نہ رہے جس وقت مغرب کا وقت آجاتا ہے۔

روزے کے سنن اور مستحباب

روزے میں تمام ان چیزوں سے بچنا مسنون ہے جن کے کرنے میں گناہ ہے مثلاً غیبت کرنا جھوٹ بولنا چغلی کھانا کسی کا مال ناحق لے لینا کسیکو ظلماً مارنا یا کچھ سخت کہنا۔ اور بہ نسبت اور دنوں کے اس زمانہ میں عبادت کی کثرت کرنا خصوصاً رمضان کے اخیر عشرے میں شب بیداری کرنا اور مسجد میں اعتکاف کرنا بھی مسنون ہے رات کو پچھلے وقت صبح صادق سے پہلے کچھ کھا لینا مسنون ہے جس کو سحور[ع۵] کہتے ہیں۔

ع۵ حدیث میں اسکے بہت فضائل وارد ہوئے ہیں اور اسکو انبیاء علیہم السلام کی سنت فرمایا گیا ہے یہانتک اسکی تاکید گئی ہے کہ اگر کچھ نہ ممکن ہو تو صرف پانی ہی پی لو، یہود و نصاریٰ کے روزوں میں سحور کی اجازت نہ تھی ۱۲۔

Marfat.com

روزے کے افطار میں جلدی کرنا یعنی وقت آجانے کے بعد تاخیر نہ کرنا مستحب ہے اور اسی طرح سحور میں دیر کرنا یعنی صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے کھانا مستحب ہے، بہت پہلے کھا لینے میں سحور کا ثواب نہیں، روزے میں تمام ان چیزوں سے بچنا جن سے اور ائمہ کے نزدیک روزہ فاسد ہو جاتا ہے اگرچہ حنفیہ کے نزدیک ان سے فساد نہیں آتا ان چیزوں کی تفصیل انشاء اللہ مفسدات صوم سے معلوم ہوگی۔

روزہ جن چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے

یہ بات ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ روزے میں اکل و شرب اور جماع کا ترک کرنا فرض ہے، پس جب کوئی امر اس فرض کے خلاف کیا جائیگا تو روزہ فاسد ہو جائے گا یعنی جاتا رہے گا فرق صرف اس قدر ہے کہ اگر کوئی ایسی چیز جوف میں پہنچائی جائے گی جس کے نافع ہونے کا خیال ہے خواہ غذا ہو یا دوا تو ایسی حالت میں روزے کی قضا رکھنا پڑے گی اور اس جرم کا کفارہ دینا ہوگا اور اگر کوئی ایسی چیز قصداً نہ پہنچائی جائے بلکہ خود پہنچ جائے یا اس کے نافع ہونے کا خیال نہ ہو تو صرف روزے کی قضا رکھنا پڑے گی۔ اسی طرح اگر کوئی ایسا فعل کیا جائے گا جس کی لذت جماع کی لذت کے برابر ہے تو قضا اور کفارہ دونوں ورنہ صرف قضا، حاصل یہ کہ روزہ کی فاسد کرنیوالی چیزیں دو قسم کی ہیں ایک وہ کہ جنسے صرف قضا لازم ہوتی ہے دوسرے وہ جن سے قضا کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں ہم ہر قسم کی تفصیل علیحدہ بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

پہلی قسم یعنی وہ صورتیں جنمیں صرف قضا کافی ہے۔

(۱) بے قصد کوئی ایسی چیز جو غذا یا دوا عموماً انسان کے استعمال میں آتی ہو جوف میں پہنچ جائے مثال (۱) کسی شخص نے کلی کرنے کے لئے منہ میں پانی لیا اور وہ حلق کے نیچے اتر گیا (۲) سونے کی حالت میں کسی نے کچھ کھا پی لیا (۳) کسی کے منہ میں مینہ کا پانی یا برف کا ایک ہی قطرہ ہو یا برف کا ٹکڑا چلا گیا اور حلق کے نیچے چلا گیا (۴) ناک یا کان میں تیل وغیرہ ڈالا اور دماغ یا پیٹ میں پہنچ گیا (۵) پیٹ یا دماغ کے زخم میں دوا ڈالی اور وہ

عہ جوف سے جسم کا وہ اندرونی حصہ مراد ہے جو پینے سے شانے تک ہے دماغ بھی جوف کے حکم میں ہے شانہ جوف سے خارج ہے (ردالمحتار)

Marfat.com

اس زخم کی راہ سے پیٹ یا دماغ میں پہنچ گئی۔
(۲) کسی روزہ دار کو زبردستی کھلا پلا دی جائے۔
(۳) کوئی شخص احتقان[عہ] لے یا ناس کا استعمال کرے۔
(۴) کوئی شخص اس خیال سے کہ آفتاب غروب ہوگیا افطار کرلے یا اس خیال سے کہ رات باقی ہے سحور کھالے تو اس کی اٹھارہ صورتیں ہیں کہ منجملہ ان کے پانچ میں صرف قضا واجب ہوتی ہے وہ یہ ہیں (۱) اس گمان غالب پر کہ ابھی رات باقی ہے سحور کھالی اور بعد کھانے کے اس گمان کا غلط ہونا ظاہر ہوا یعنی رات نہ تھی (۲) اس[عہ] شک پر کہ ابھی رات باقی ہے سحور کھالی اور بعد کو اس شک کا غلط ہونا معلوم ہوا (۳) باوجود گمان غالب صبح صادق کے ہوجانے کا تھا اور رات ہوجانے کا صرف مرجوح خیال تھا مگر سحور کھائی اور اس گمان غالب کا صحیح ہونا ظاہر ہوا (۴) اس گمان غالب پر کہ آفتاب غروب ہوگیا افطار کرلیا اور بعد کو اس گمان کا غلط ہونا ظاہر ہوگیا (۵) باوجودیکہ غروب آفتاب میں شک تھا افطار کرلیا اور بعد کو اس شک کا صحیح یا غلط ہونا کچھ نہ معلوم ہو
(۶) کسی شخص نے بہ سبب اس کے کہ اس کو روزے کا خیال نہ رہا کچھ کھا پی لیا جماع کرلیا (۷) کسی کو بے اختیار قے ہوگئی یا احتلام ہوگیا یا صرف کسی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے انزال ہوگیا اور مسئلہ نہ معلوم ہونے کے سبب وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اور عمداً اس نے کھا پی لیا۔
(۷) کوئی شخص روزے کی حالت میں عمداً قے کرے بشرطیکہ وہ قے منہ بھر کر ہو خواہ ایک ہی مرتبہ کی قے منہ بھر کر ہو یا کئی مرتبہ کی مگر ایک ہی مجلس میں اور خواہ کھانے پینے صفرا خون کی قے ہو یا بلغم کی۔

عہ کسی دوا کے مشترک حصہ کے ذریعہ سے پیٹ میں پہنچا دینا احتقان ہے جسکو ہمارے عرف میں عمل کہتے ہیں عہ شک اور گمان میں فرق یہ ہے کہ حالت شک میں دونوں جانب نفی اثبات کے برابر ہوتے ہیں اور گمان میں ایک جانب غالب ہوتی ہے اور اسی جانب غالب کو گمان کہتے ہیں رات باقی ہونیکا شک ہے یعنی دل کو جس طرح رات ہونیکا خیال ہے اور اسیقدر رات باقی ہونیکا بھی خیال ہے ۱۲ عہ یہ مذہب امام ابو یوسف کا ہے انکے نزدیک ملغم کی قے سے بھی وہ روزہ جاتا رہتا ہے اور وضو بھی ٹوٹتا ہے امام صاحب اور امام محمد کے نزدیک روزہ ٹوٹتا ہے نہ وضو جاتا ہے علامہ محقق کمال الدین بن ہمام نے لکھا ہے کہ روزے کے بارے میں امام کا قول قابل عمل ہے اور وضو کے مسئلہ میں امام صاحب اور امام محمد کا اور ہر حیث ان کے اور فقہاء نے بھی اسی قول کو ترجیح دی ہے

(۸) کسی شخص نے روزے کی نیت ہی نہ کی یا کی مگر بعد نصف نہار شرعی کے۔
(۹) کسی شخص نے رات کو روزے کی نیت نہ کی بلکہ بعد صبح صادق کے نصف نہار سے پہلے اور اس نے عمداً کچھ کھا پی لیا۔
(۱۰) کسی شخص نے کوئی ایسی چیز اپنے جوف میں پہنچائی جسکے مفید اور نافع ہونے کا خیال نہیں نہ غذاً نہ دواً خواہ منہ کے ذریعہ سے پہنچائے یا ناک کان سے یا مشترک حصے سے یا عورت اپنے خاص حصہ سے، مرد اگر اپنے خاص حصہ کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالے تو وہ چونکہ جوف تک نہیں پہنچتی اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا (ردالمختار)
مثال (۱) کسی نے کوئی مٹی کی کنکری یا لکڑی کھالی (۲) کسی چیز سے بخارات یا دھواں اٹھ رہا ہو اور کوئی شخص اس کو سونگھے جس کے سبب سے وہ بخارات جوف میں داخل ہو جائیں بشرطیکہ وہ بخارات بخیال نفع نہ پہنچائے گئے ہوں حقہ کا دھواں بھی اسی حکم میں ہے مگر اس شخص کے لیئے جس کو حقہ پینے کی عادت نہ ہو اور نہ کسی نفع کی غرض سے اس نے پیا ہو (۳) کوئی لکڑی یا کپڑا روئی وغیرہ مشترک حصہ یا عورت اپنے خاص حصہ میں اس طرح داخل کرے کہ سب اس کے اندر غائب ہو جائے، ایسی چیز کا کھانا جس سے انسان یا لطبع کراہت رکھتا ہے اسی حکم میں ہے یعنی روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور صرف قضا لازم ہوتی ہے، جیسے کسی کی قے کھا لینا یا کسی کے منہ سے نکلے ہوئے لقمہ کا کھا لینا بشرطیکہ وہ شخص محبوب نہ ہو اس لیئے کہ محبوب کے منہ سے نکلی ہوئی چیز سے کراہت نہیں ہوتی، دیکھو بزرگان دین کے منہ سے نکلی ہوئی چیز انکے مرید کس خوشی سے کھاتے ہیں اور اگر کوئی چیز ایسی ہو جس سے کسی کی طبیعت نفرت کرے کسی کی نہ کرے تو جس شخص کی طبیعت کو نفرت ہو اس پر کھانے سے صرف قضا لازم ہوگی اور جسکو نفرت نہ ہو اسپر اسکے کھانے سے قضا اور کفارہ دونوں (ردالمختار)
(۱۱) کسی شخص کے منہ میں آنسو یا پسینے کے اس قدر قطرے چلے گئے کہ جنکا مزہ اپنی نمکینیت تمام منہ بھر میں محسوس ہوئی اور وہ ان کو پی گیا۔
(۱۲) کسی نے مردہ عورت یا ایسی نمکین نابالغہ لڑکی جس کے ساتھ جماع کی رغبت نہیں ہوتی یا کسی جانور سے جماع کیا یا کسی کو لپٹایا یا بوسہ لیا یا جلق کا مرتکب ہوا اور ان سب صورتوں میں منی کا خروج ہو گیا۔

Marfat.com

(۱۳) کسی روزہ دار عورت سے زبردستی یا سونے کی حالت میں یا بحالت جنون جماع کیا گیا۔

(۱۴) کسی رنگین دھاگے کو کسی نے بٹنے کی غرض سے منہ میں ڈالا اور اس کا رنگ زبان میں آگیا۔ (ردالمختار)

(۱۵) کسی شخص کے دانتوں کے درمیان میں کچھ غذا باقی رہ گئی ہو اور وہ اس کو بغیر منہ سے نکالے ہوئے کھا جائے بشرطیکہ وہ غذا چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو یا چنے سے کم ہو مگر منہ سے باہر نکال کر کھائے۔

(۱۶) کوئی شخص اپنی قے کو نگل جائے بشرطیکہ منہ بھر کر ہو گو پوری قے نہ نکلی ہو بلکہ اس کا بیشتر ہی حصہ چنے کے برابر۔

(۱۷) کسی ناواقف سے روزے کی حالت میں کوئی ایسا فعل ہوا جس سے حنفیہ کے نزدیک روزے میں فساد نہیں آتا اور اس نے کسی عالم سے اس کا مسئلہ پوچھا اور اس نے فاسد ہو جانیکا فتویٰ دیدیا حالانکہ اس کا فتویٰ غلط تھا۔

(۱۸) رمضان کے ادائی روزوں کے سوا اور کسی قسم کا روزہ فاسد ہو جائے خواہ عمداً فاسد کیا جائے یا خطاءً ہر حال میں صرف قضا واجب ہوگی، یہ تمام تفصیل جو اوپر بیان ہوئی صرف رمضان کے ادائے روزوں کے لیے تھی۔

دوسری قسم یعنی وہ صورتیں جنمیں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔

(۱) وہ شخص جس میں روزے کے واجب ہونیکے تمام شرائط پائے جاتے ہوں، رمضان کے اس ادائی روزے میں جسکی نیت صبح صادق سے پہلے کر چکا ہو عمداً منہ کے ذریعہ سے جوف میں کوئی ایسی چیز پہنچائی جو انسان کی دوا غذا میں مستعمل ہوتی ہو، یعنی اس کے استعمال سے کسی قسم کا نفع جسمانی یا لذت متصور ہو اور اس کے استعمال سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت نہ کرتی ہو گو وہ بہت ہی قلیل ہو حتیٰ کہ ایک تل کے برابر یا جماع کرے یا کرائے، لواطت بھی اسی حکم میں ہے، جماع میں خاص حشفہ کے سر کا داخل ہو جانا کافی ہے، منی کا خارج ہونا بھی شرط نہیں بہر صورت قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے مگر یہ بات شرط ہے کہ جماع ایسی عورت سے کیا جائے جو قابل جماع ہو بہت کمسن لڑکی نہ ہو، جس میں جماع کی بالکل قابلیت نہ پائی جائے (بحرالرائق ردالمختار)

مذکورۂ بالا قیود کے فوائد۔ روزے کی شرائط وجوب کا پایا جانا اس لیے شرط کیا گیا کہ نابالغ پر اور مجنون پر کفارہ نہیں ہوتا اور اسی طرح وہ شخص جو حالت سفر میں ہو یا حیض و نفاس والی عورت پر بھی کفارہ نہیں واجب ہوتا اگرچہ ان لوگوں نے روزے کی نیت کر لی ہو اور اگرچہ نیت کے وقت ان میں شرائط وجوب پائے جاتے ہوں سفر یا حیض و نفاس بعد نیت کے طاری ہوا ہو۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

رمضان کی قید اس لیے لگائی گئی کہ سوا رمضان کے اور کسی روزے کے افطار سے کفارہ نہیں لازم ہوتا۔

ادائی کی قید اس لیے لگائی گئی کہ رمضان کے قضائی روزے کے افطار سے کفارہ نہیں ہوتا نیت اور پھر اس کا صبح صادق سے پہلے ہونا اس لیے شرط کیا گیا کہ جس روزے میں نیت نہ کی گئی ہو اس کے افطار کرنے سے کفارہ لازم نہیں ہوتا اس لیے کہ وہ روزہ ہی صحیح نہیں ہوا روزے کے صحیح ہونے کے لیے نیت شرط ہے اور جب روزہ ہی صحیح نہ ہوا تو کفارہ کیسا کفارہ تو روزے کے افطار سے ہوتا ہے۔ اسی طرح جس روزے کی نیت بعد صبح صادق کے کی جائے اس کے افطار سے بھی کفارہ نہیں ہوتا اس لیے کہ امام شافعی کے نزدیک قبل صبح صادق کے نیت کرنا شرط ہے پس ان کے نزدیک روزہ ہی نہیں ہوا اور کفارہ اس روزے کے افطار میں ہوتا جبکہ صحیح ہونے میں کسی کا خلاف نہ ہو یا خلاف ایسا ہو جو بے دلیل یا مخالف اجماع ہونے کے سبب سے قابل اعتبار نہ ہو۔

عمداً کی قید اس لیے کی گئی کہ اگر کوئی شخص بغیر قصد کے روزے کو بھول کر یا سوتے میں کچھ کھا پی لے یا غلطی سے کوئی چیز اس کے حلق سے اتر جائے مثلاً کلی کرنے کی غرض سے منہ میں پانی لے اور حلق کے نیچے اتر جائے یا کوئی شخص کسی روزہ دار کو کچھ کھلا پلا دے یا زبردستی جماع کر لے تو ان سب صورتوں میں کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

منہ کے ذریعے اور جوف میں پہنچنے کی شرط اس لیے کی گئی کہ اگر کوئی شخص کسی اور راستے سے کوئی چیز پہنچائے تو اس پر کفارہ نہ ہوگا مثلاً کوئی شخص ناک کان کے ذریعے سے یا مشرک حصے سے یا عورت اپنے خاص حصے سے کوئی چیز داخل کر دے جیسے تاس اور عمل وغیرہ، اور اسی طرح اگر جوف میں نہ پہنچے جیسے کوئی شخص سر میں تیل ڈالے

یا سرمہ لگائے یا مرد اپنے مشترک حصّہ کے سوراخ میں کوئی چیز داخل کرے تو چونکہ یہ چیزیں جوف تک نہیں پہونچتیں اسلئے ان سے کفارہ کیا قضا بھی واجب نہ ہوگی۔

غذائیہ یا دوائیہ اس چیز کا مستعمل ہونا اس لیئے شرط کیا گیا کہ جو چیز ایسی نہ ہو جیسے مٹی کی کنکری یا لکڑی یا درخت کی پتی وغیرہ اس کے استعمال سے کفارہ واجب نہ ہوگا ہاں جو لکڑی دوا میں مستعمل ہو جیسے اصل السوس وغیرہ یا جس درخت کی پتی کھائی جاتی ہو جیسے چنے کی یا املی کی کوپل اس کے استعمال سے کفارہ ہو جائے گا جو لوگ حقہ پینے کے عادی ہوں یا کسی نفع کی غرض سے حقہ پئیں انپر بھی کفارہ واجب ہوگا۔

سلیم الطبع انسان کی طبیعت کا نفرت نہ کرنا اس لیئے شرط کیا گیا کہ جس چیز سے نفرت ہوتی ہو اس کے استعمال سے کفارہ واجب نہیں ہوتا جیسے قے پیشاب پاخانہ وغیرہ منہ کا نکالا ہوا لقمہ اس کی تفصیل اوپر ہو چکی، ہاں کچے گوشت کے کھانے سے کفارہ لازم ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ سڑا نہ ہو، علامہ شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں کہ میں نے کسی فقیہ کا اسمیں اختلاف نہیں دیکھا باوجودیکہ کچے گوشت سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت کرتی ہے شاید اس کی یہ وجہ ہو کہ گوشت میں غذائیت کا وصف بہت بڑھا ہوا ہے، جماع میں عورت کے قابل جماع ہونے کی شرط اس لیئے کی گئی کہ ناقابل جماع عورت سے جماع کرنے میں کفارہ نہیں ہوتا۔

ناقابل جماع عورت کی تشریح ہم پہلی جلد میں کر چکے ہیں ہاں عورت کے لیئے مرد کا بالغ ہونا شرط نہیں حتیٰ کہ اگر کوئی عورت کسی نابالغ بچے یا مجنون سے جماع کرائے تب بھی اسکو قضا اور کفارہ دونوں کا حکم دیا جائے گا (ردالمحتار)

جماع میں عورت اور مرد دونوں کا عاقل ہونا شرط نہیں حتیٰ کہ اگر ایک مجنون ہو اور دوسرا عاقل تو عاقل پر کفارہ لازم ہوگا مثلاً مرد عاقل ہو اور عورت مجنون تو مرد پر بالعکس ہو تو عورت پر۔

(۲) کوئی ایسا فعل کرنے کے بعد جس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور نہ اس میں روزے کی فاسد ہو جانے کی کوئی ظاہری صورت معلوم ہوتی ہو اور نہ اس فعل کا مفسد صوم ہونا اس کسی عالم کے فتوے یا حدیث سے معلوم ہوا ہو بلکہ صرف اپنے خیال میں یہ سمجھ کر کہ فاسد ہو گیا عمداً روزے کو فاسد کر ڈالا مثال پچنے لگائے یا قصد لے یا سرمہ لگایا

Marfat.com

یا کسی عورت کو لپٹایا یا بوسہ لیا یا کسی مردہ یا جانور سے جماع کیا مگر منی کا خروج نہیں ہونے پایا اور بعد ان افعال کے یہ سمجھ کر کہ میرا روزہ جاتا رہا عمداً روزے کو فاسد کر ڈالا۔

مذکورۂ بالا قیود کے فوائد۔ اگر کوئی ایسا فعل کرے جسمیں روزے کے فاسد ہوجانے کی ظاہری صورت معلوم ہوتی ہو جیسے کسی نے روزے میں کچھ کھا پی لیا یا جماع کر لیا یا احتلام ہوگیا یا کسی عورت کے دیکھنے یا تصور کرنے سے منی خارج ہوگئی یا بے اختیار قے ہوگئی اور ان افعال کے بعد مسئلہ نہ معلوم ہونیکے سبب سے اس نے یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اور کچھ کھا پی لیا تو چونکہ ان افعال میں ظاہری صورت فساد صوم کی موجود ہے اسلیئے اس پر کفارہ لازم نہ ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی عالم سے فتویٰ پوچھا اور اس نے فتویٰ دیدیا کہ اس شخص نے تمہارا روزہ جاتا رہا اور بعد اس فتوے کے اس نے عمداً روزے کو فاسد کر دیا اس صورت میں گو اس عالم کا فتویٰ غلط بھی ہو تب بھی کفارہ لازم نہ ہوگا بشرطیکہ وہ عالم اس شہر کے لوگوں میں معتمد اور معتبر ہو لوگ اس سے فتویٰ پوچھتے ہوں۔ اس لیئے کہ حسب تصریح محققین جاہل پر اپنے شہر کے عالم کی تقلید واجب ہے گو وہ کسی مذہب کا ہو شافعی یا حنفی یا مالکی یا حنبلی۔

اسی طرح اگر کسی حدیث کے سننے سے اس فعل کا مفسد صوم ہونا اسے معلوم ہوا ہو اور اس وجہ سے اس نے عمداً روزے کو فاسد کر دیا ہو تب بھی کفارہ لازم نہ ہوگا اگرچہ وہ حدیث صحیح نہ ہو یا اس کا مطلب اس نے غلط سمجھا ہو۔

حاصل یہ کہ جب کسی شبہ سے روزہ فاسد کیا جائے گا تو کفارہ واجب نہ ہوگا۔ اس لیئے کہ کفارہ ایک قسم کی سزا ہے اور سزا کا مستحق وہی شخص ہوتا ہے جو دیدہ و دانستہ خلاف ورزی کرے ہاں اگر مفتی کا غلط فتویٰ یا وہ غیر صحیح حدیث یا صحیح حدیث کا وہ غلط مطلب جو اس نے سمجھا ہے اجماع کے خلاف ہوگا تو پھر اس فتوے وغیرہ کا اعتبار نہ کیا جائے گا اور اس صورت میں عمداً روزہ فاسد کرنے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے (فتح القدیر)

ف زیادہ تفصیل اس مسئلہ کی ہمارے رسالہ درفرید میں ہے ۱۲ ع ف یہ حکم اللہ کے حقوق میں ہے بندوں کے حقوق تلف کرنے سے تو ہر حال میں اسکو سیاستہ سزا دیجائیگی گو اسکو مقصود خلاف ورزی نہ ہو ۱۲

Marfat.com

مثال۔ (۱) کسی شخص نے غیبت کی یا سر میں تیل لگایا بعد اس کے کسی عالم سے مسئلہ پوچھا اور اس نے روزہ فاسد ہوجانے کا فتویٰ دیدیا یا غیبت سے روزہ فاسد ہوجانیکی غیر صحیح[عہ] حدیث سنکر روزے کو فاسد کر ڈالا (۲) کسی شخص نے پچنے لگائے اور کسی عالم سے مسئلہ پوچھا اور روزہ فاسد ہوجانے کا فتویٰ دیدیا اس نے حدیث صحیح[عہ] افطر الحاجم والمحجوم غلط مطلب سمجھ کر روزہ فاسد کر ڈالا، تو ان صورتوں میں چونکہ یہ فتویٰ اور غیر صحیح یا حدیث صحیح کا غلط مطلب مخالف اجماع ہے لہذا کفارہ لازم ہوگا۔

وہ صورتیں جنمیں روزہ فاسد نہیں ہوتا

روزہ جن چیزوں سے فاسد نہیں ہوتا انکی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جنکے کرنے میں کسی قسم کی کراہت بھی نہیں دوسرے وہ کہ جنکے کرنے میں کراہت ہے۔

پہلی قسم۔ یعنی جن چیزوں سے روزہ فاسد نہیں ہوتا نہ کسی قسم کی کراہت آتی ہے۔

(۱) کسی شخص کو روزے کا خیال نہ رہا اور اس وجہ سے اس نے کچھ کھا پی لیا یا جماع کرلیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا خواہ فرض ہو یا نفل روزے کی نیت کرچکنے کے بعد کھائے پیئے اس سے پہلے بشرطیکہ کسی شخص نے اس کو یاد نہ دلایا ہو، ایسی حالت میں دوسرے لوگوں پر واجب ہے کہ اس کو یاد دلائیں بشرطیکہ اس میں روزہ رکھنے کی قوت ہو ہاں اگر اس میں قوت نہ ہو تو پھر یاد دلانا کچھ ضروری نہیں۔

(۲) کسی شخص کے حلق میں بے قصد و اختیار مکھی یا دھواں یا غبار چلا جائے بخلاف اسکے اگر قصداً کوئی شخص ان چیزوں کو اپنے جوف میں داخل کرے تو اس کا روزہ

عہ غیبت سے روزہ فاسد ہوجانیکی جسقدر حدیثیں ہیں انمیں کوئی صحیح نہیں ہیں جیسا کہ علامہ محقق نے فتح القدیر میں لکھا ہے

عہ تمام علماء کا اجماع ہے کہ اس حدیث کا ظاہری مطلب مراد نہیں ہے بلکہ جیسے اذا اقبل اللیل من ھھنا وادبر النہار من ھھنا فقد افطر الصائم میں ظاہری مطلب مراد نہیں ہے کہ جہاں غروب آفتاب ہوا تو روزہ افطار ہوجاتا ہے خواہ روزہ دار افطار کرے یا نہ کرے بلکہ یہ مطلب ہے کہ غروب آفتاب کے بعد روزہ کے افطار کا وقت آجاتا ہے اسی طرح اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پچنے لگانے سے ضعف ہوجائے گا جو روزہ رکھنے سے معذور کردیگا اور اسکو مجبوراً افطار کرنا پڑے گا اور اگر اس نے اپنے اوپر جبر کیا اور روزہ فاسد کیا تب بھی روزہ مکروہ ہوجاتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہیکہ روزہ کا ثواب اسکو نہیں ملتا اور ثواب نہ ملا تو روزے کا رکھنا اور نہ رکھنا برابر ہے تو گویا اس نے روزہ افطار کرلیا یعنی فاسد کر ڈالا ۱۲

Marfat.com

فاسد ہوجائے گا جیسا کہ بیان ہوچکا ہے۔

(۴و۳) سر یا بدن میں تیل ملنا، سرمہ لگانا، روزہ فاسد نہ ہوگا اگرچہ تیل یا سرمہ کا اثر حلق میں محسوس ہو مثلاً سرمہ کی سیاہی تھوک میں نکلے۔

(۵) پچنے لگانا، ہاں اگر ضعف کا خیال ہو تو مکروہ ہے جیسا کہ دوسری قسم میں بیان ہوگا۔

(۶) سونے کی حالت میں منی کا خارج ہونا جس کو احتلام کہتے ہیں اگرچہ بغیر غسل کئے ہوئے روزہ رکھے اس لیئے کہ صوم میں طہارت شرط نہیں۔

(۷) کسی عورت یا اس کا خاص حصہ دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا خیال دل میں کرنے سے منی خارج ہوجائے۔ (بحر الرائق ۔ ردالمختار)

(۸) کسی جانور کے خاص یا مشترک حصہ کو چھونا اگرچہ انزال بھی ہوجائے تب بھی مفسد نہیں۔

(۹) جماع یا لواطت کے سوا اور کسی ایسے فعل کا مرتکب ہونا جس سے عادۃً خروج منی ہوجاتا ہو بشرطیکہ منی خارج ہوئی ہو مثال (۱) حلق (۲) کسی عورت وغیرہ کی ناف وغیرہ سے مباشرت کرنا (۳) کسی جانور یا مرد کے خاص یا مشترک حصہ میں اپنے خاص حصہ کا داخل کرنا (۴) عورتوں کا باہم مباشرت کرنا جس کو عام لوگ چپٹی لگانا کہتے ہیں ان سب صورتوں میں اگر منی خارج نہ ہوگی تو روزہ فاسد نہ ہوگا اور اگر منی خارج ہوجائیگی تو روزہ فاسد ہوجائے گا اور صرف قضا واجب ہوجائے گی۔

(۱۰) مرد کا اپنے خاص حصہ کے سوراخ میں کوئی چیز مثل تیل یا پانی کے ڈالنا خواہ پچکاری کے ذریعہ سے یا اسی طرح یا سلائی وغیرہ کا داخل کرنا اگرچہ یہ چیزیں مثانہ تک پہنچ جائیں تب بھی روزہ فاسد نہ ہوگا اسلیئے مثانہ جوف سے خارج ہے (ردالمختار)

(۱۱) کوئی لکڑی وغیرہ یا خشک انگلی کوئی شخص اپنے مشترک حصہ میں یا عورت اپنے خاص حصہ میں داخل کرے بشرطیکہ پوری لکڑی اندر نہ غائب ہوجانے ورنہ روزہ فاسد ہوجائے گا یہی حکم ہے، اگر کوئی عورت اپنے خاص حصہ میں روئی رکھے کہ اگر سب اندر غائب ہوجائیگی تو روزہ فاسد ہوجائے گا ورنہ نہیں۔

ہ فوائد اللغات میں ایسا ہی دیکھا ہے واللہ اعلم ۱۲ ہ مرض سوزاک میں اور سنگ مثانہ وغیرہ میں اسکی ضرورت پڑتی ہے ہ جن عورتوں کو استحاضہ یا خروج رطوبت کی شکایت ہوتی ہے ان کو اسکی ضرورت پڑتی ہے ۱۲۔

Marfat.com

(۱۲) کسی شخص نے بسبب اسکے کہ اسکو روزے کا خیال نہیں رہا یا رات باقی سمجھ کر جماع شروع کر دیا یا کھانے پینے لگا اور بعد اسکے جیسے ہی روزے کا خیال آگیا یا گمان کی غلطی معلوم ہوتی فوراً علیحدہ ہو یا لقمہ کو منہ سے پھینک دیا اگرچہ بعد علیحدہ ہو جانے کے منی بھی خارج ہو جائے تب بھی روزہ فاسد نہ ہوگا اور یہ انزال احتلام کے حکم میں ہوگا۔

(۱۳) کلی کرنے کے بعد پانی کی تری جو منہ میں باقی رہجاتی ہے اس کو نگل جانا مگر اسمیں شرط ہے کہ کلی کرنے کے بعد ایک یا دو مرتبہ تھوک منہ سے نکال دیا جائے اس لئے کہ کلی کرنیکے بعد کچھ پانی باقی رہجاتا ہے، ہاں دو ایک مرتبہ تھوک دینے کے بعد پھر پانی نہیں رہجاتا اس کی خفیف تری رہ جاتی ہے۔

(۱۴) کان میں پانی کے خود بخود چلے جانے یا قصداً ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا بخلاف تیل کے کہ اسکے ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے بشرطیکہ تیل جوف میں داخل ہو جائے۔

(۱۵) کوئی چیز جو غذا وغیرہ کی قسم سے دانتوں کے درمیان میں باقی رہگئی ہو[۵۵] اس کا نگل جانا بشرطیکہ وہ چنے کی مقدار سے کم ہو اور منہ سے باہر نکال کر نہ کھائی جائے۔

(۱۶) کسی کے دانتوں سے یا منہ کے اندرونی اور کسی جزء سے خون نکلے اور حلق میں چلا جائے بشرطیکہ پیٹ تک نہ پہنچے یا پہونچ جائے مگر تھوک ساتھ مخلوط ہو کر اور تھوک سے کم۔

(۱۷) کسی شخص کے زخم لگا اور نیزہ یا تیر جوف تک پہونچ گیا خواہ تیر کی گانسی وغیرہ جوف میں رہجائے بہرحال روزہ فاسد نہ ہوگا۔

(۱۸) بے اختیار قے ہو جانا خواہ کسی قدر ہو منہ بھر کر یا اس سے زیادہ۔

(۱۹) قے ہونے کی حالت میں بے اختیاری سے کچھ حصہ اس کا حلق سے نیچے اتر جائے اگرچہ وہ قے منہ بھر کر ہو۔

(۲۰) اگر کوئی شخص قصداً قے کرے تو اگر منہ بھر کر نہ ہوگی تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

(۲۱) جوتے عمداً کی جائے اور منہ بھر کر نہ ہو وہ اگر بے اختیار حلق کے نیچے اتر جائے روزہ فاسد نہ ہوگا اور اگر کوئی قصداً نگل جائے تب بھی صحیح یہ ہے کہ روزہ فاسد نہ ہوگا (درمختار)

---

۵۵ یہ واقعہ پان کھانیوالوں کو اکثر پیش آتا ہے کہ ڈلی کا چھوٹا ٹکڑا ابھی دانتوں کے درمیان میں رہجاتا ہے اور دن میں نکلتا ہے بعض ناواقف سمجھتے ہیں کہ ہمارا روزہ فاسد ہو گیا حالانکہ چنے سے کم ہو اور بے منہ سے باہر ہوئے نگل لیا جائے تب بھی روزہ فاسد نہ ہوگا ۱۲۔

Marfat.com

(۲۲) کسی شخص کی ناک میں بلغم آجائے[۵] اور وہ اس کو چڑھا جائے یہاں تک کہ حلق کے نیچے اتر جائے جیسا کہ اکثر بے تمیز اور کثیف الطبع لوگ کرتے ہیں۔

(۲۳) کسی کے منہ سے لعاب نکلے اور وہ مثل تار کے لٹک کر ذقن تک پہنچ جائے اور اس لعاب کو پھر وہ اوپر کھینچ کر نگل جائے۔

(۲۴) کسی خوشبو کی چیز کا مثل پھول یا عطر وغیرہ کے سونگھنا بخلاف ایسی چیز کے سونگھنے کے جس سے بخارات اٹھ رہے ہوں۔

(۲۵) مسواک کرنا اگرچہ بعد[۵] زوال کے ہو تازی لکڑی سے ہو یا خشک سے۔

(۲۶) گرمی وغیرہ کے سبب سے کلی کرنا یا ناک میں پانی لینا یا منہ بھر پانی ڈالنا نہانا کپڑا پانی سے تر کر کے بدن پر ڈالنا[۵] (درمختار وغیرہ)

دوسری قسم یعنی وہ چیزیں جن کے ارتکاب سے روزہ فاسد تو نہیں ہوتا مگر مکروہ ہو جاتا ہے، علامہ محمد بن عابدین شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں کہ بظاہر ان سب چیزوں کی کراہت تنزیہی ہے۔

(۱) کسی چیز کا مزہ چکھنا یا اسکو چبانا[۵] مکروہ تنزیہی ہے بشرطیکہ کسی عذر کے سبب سے نہ ہو۔

عذر کی مثال (۱) کوئی عورت یا لونڈی اپنے شوہر یا آقا کے لیے کھانا پکاتی ہو اور اس کی بدمزاجی سے یہ خوف ہو کہ اگر نمک درست نہ ہوگا تو وہ ناخوش ہوگا (۲) کوئی چیز بازار سے ایسی خریدی جائے کہ بے چکھے ہوئے لینے میں اسکے خراب ہونے کا اندیشہ ہو اور اس چیز کا لینا بھی ضروری ہو اور کوئی دوسری صورت اس نقصان سے بچنے کی نہ ہو۔ (۳) کوئی چھوٹا بچہ بھوکا ہو اور بے اسکے کہ کوئی چیز منہ سے اس کو چبا کر دی جائے اور کچھ نہ کھاتا ہو اور وہاں کوئی شخص

---

[۵] امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک جبکہ بلغم وغیرہ کے تھوک دینے پر قادر ہو اور نگل جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے ۱۲ [۵] امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بعد زوال کے مسواک کرنا مکروہ ہے ۱۲ [۵] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ پیاس یا گرمی کی شدت سے صوم کی حالت میں اپنے سر پر پانی ڈالا تھا (ابوداؤد) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کپڑے کو تر کر کر اپنے بدن پر لپیٹ لیتے تھے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ افعال مکروہ ہیں مگر فتویٰ انکے قول پر نہیں (ردالمحتار) [۵] عورتیں اکثر کوئلہ وغیرہ چبا کر اپنے دانتوں کو صاف کیا کرتی ہیں اسکا بھی یہی حکم ہے ۱۲ [۵] یعنی فقہا کے نزدیک اس کی کراہت صرف فرض روزوں کے ساتھ خاص ہے مگر یہ صحیح نہیں ہر روزہ اس سے مکروہ ہو جاتا ہے ۱۲ (مختار)

Marfat.com

بے روزہ نہ ہو۔

(۲) عورت سے بوسہ لینا اور بغل گیر ہونا مکروہ ہے بشرطیکہ انزال کا خوف ہو یا اپنے نفس کے بے اختیار ہو جانے کا اور اس حالت میں جماع کر لینے کا اندیشہ ہو، اگر یہ خوف و اندیشہ نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں[۵]۔

(۳) کسی عورت وغیرہ کے ہونٹ کا منہ میں لینا اور مباشرت فاحشہ ہر حال میں مکروہ ہے خواہ انزال یا جماع کا خوف ہو یا نہیں۔ (ردالمحتار)

(۴) حالت صوم میں کوئی ایسا فعل کرنا جس سے ضعف کا خیال ہو کہ اخیر نتیجہ اس کا یہاں تک پہنچے کہ اس کو روزہ توڑ ڈالنا پڑے مکروہ ہے۔

اگر کوئی شخص کوئی پیشہ ایسا کرتا ہو جس کو روزہ رکھ کر کرنا ناممکن نہیں یعنی اگر روزہ رکھے تو ایسا ضعیف ہو جائے کہ وہ کام نہ کر سکے تو اس شخص کو روزہ نہ رکھنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ غریب محتاج ہو کہ اگر وہ اس پیشے کو چھوڑ دے تو بظاہر کوئی سامان کھانے پینے کا نہ ہو اور اس پیشے کے سوا کوئی دوسرا پیشہ جانتا ہی نہ ہو اور اگر کسی شخص کا خود ذاتی کام ہو اور وہ اتنی مقدرت رکھتا ہو کہ دوسرے کو نوکر رکھ کر کام کرائے مگر مزدوری دستور سے زائد مانگتا ہو تب بھی اس کو روزہ نہ رکھنا جائز ہے اور اگر ایسا غریب بھی نہیں یا کوئی دوسرا پیشہ بھی جانتا ہے مگر رمضان کے آنے سے پہلے کسی پیشے کا ٹھیکہ لے چکا اور اب ٹھیکیدار ٹھیکہ توڑنے پر راضی نہیں ہوتا تب بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

معذورین کے احکام

روزے کے عذر ہم اوپر بیان کر چکے ہیں جن کی حالت میں شریعت قادسہ نے روزہ نہ رکھنے کی اجازت عطا فرمائی ہے اب یہاں ہم ان عذروں کے تفصیلی حالات بیان کرتے ہیں جس کا وعدہ اوپر کر چکے ہیں، ان عذروں کو صاحب تنویر الابصار نے پانچ پر ختم کر دیا ہے، صاحب درمختار نے چار اور بڑھائے ہیں علامہ شامی نے ان کو نہایت

---

۵ ابوداؤد میں بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک بوڑھے آدمی کو ان افعال کی اجازت دی اور جوان کو ممانعت فرمائی معلوم ہوا کہ وجہ ممانعت خوف شہوت ہے ۱۲۔

Marfat.com

خوش اسلوبی سے اپنے اشعار میں نظم فرمایا ہے ؎

وعوارض الصوم التی قد تعتفٖ للمرء فیھا الفطر تسع تستطر

جمل وارضاع واکراہ سفر مرض جھاد جوعہ عطش کبر

ہم نے جنون اور بیہوشی کو اس پر اضافہ کر دیا اس لیئے کہ ان دونوں سے کبھی خالی ہونا شرط صحت ہے پس کل عذر بارہ ہوئے اب انکے احکام سنیئے۔

سفر خواہ[عہ] جائز ہو یا ناجائز بے مشقت ہو جیسے ریل کا یا با مشقت جیسے پیادہ یا گدھے وغیرہ کی سواری پر ہر حال میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے مگر بے مشقت سفر میں مستحب یہی ہے کہ روزہ رکھ لے، ہاں اگر چند لوگ اس کے ہمراہ ہوں اور وہ روزہ نہ رکھیں اور تنہا اس کے روزہ نہ رکھنے میں کھانے وغیرہ کے انتظام میں ان لوگوں کو تکلیف ہو تو پھر گو مشقت بھی نہ ہو تب بھی نہ رکھے۔

اگر کوئی مقیم رمضان میں بعد نیت صوم کے سفر کرے تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے لیکن اگر اس روزے کو فاسد کر دے تو کفارہ نہ ہوگا اسی طرح اگر کوئی مسافر قبل نصف نہار کے مقیم ہو جائے اور ابھی تک کوئی فعل منافی صوم کے مثل کھانے پینے وغیرہ کے اس سے صادر نہ ہوا ہو تو اس کو بھی روزہ رکھنا ضروری ہے لیکن اگر فاسد کر دے تو کفارہ نہ دینا پڑے گا (بحر الرائق)

اگر کوئی مسافر کسی مقام میں کچھ دنوں ٹھیرنے کا ارادہ کرے گو پندرہ دن سے کم کی نیت کی ہو پھر بھی جتنے دنوں وہاں ٹھیرے تو اس کو ان دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ ہے (ردالمحتار)

اگر کوئی مقیم بعد نیت صوم کے مسافر بنجائے اور تھوڑی دور جا کر کسی بھولی ہوئی چیز کے لینے کو اپنے مکان واپس آئے اور وہاں پہونچکر روزے کو فاسد کر دے تو اسکو کفارہ دینا ہوگا اس لیئے کہ اس پر اس وقت مسافر کا اطلاق نہ تھا گو وہ ٹھیرنے کی

عہ ترجمہ وہ چیزیں جو صوم میں عارض ہوتی ہیں جنمیں آدمی کو روزہ نہ رکھنا معاف کر دیا جاتا ہے تو بیت[۹] جو لکھی جاتی ہیں حمل[۱] اور رضاع[۲] اور اکراہ[۳] اور سفر[۴] اور مرض[۵] اور جہاد[۶] اور بھوک اور پیاس اور بڑھاپا[۹] ۱۲ عہ ۵ سفر میں اسکی تعریف اور تجدید جلد دوم کے مقدمہ میں بیان ہو چکی اور جائز ناجائز کی مثالیں گذر چکی ہیں۔

نیت سے نہ گیا تھا اور نہ وہاں ٹھیرا۔

حمل[۱] - حاملہ عورت کو روزہ نہ رکھنا جائز ہے بشرطیکہ اپنی یا اپنے بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو خواہ وہ گمان اس کا واقع کے مطابق نکلے یا نہیں اگر کسی عورت کو بعد نیت صوم کے اپنے حاملہ ہونے کا علم ہوا تب بھی اس کو روزے کا فاسد کر دینا جائز ہے صرف قضا لازم ہوگی۔

ارضاع[۲] - یعنی دودھ پلانا۔ جس عورت کے متعلق کسی بچے کا دودھ پلانا ہو خواہ وہ بچہ اسی کا ہو یا کسی دوسرے کا باجرت پلاتی ہو یا مفت بشرطیکہ بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو جیسا کہ اکثر مشاہدہ کیا گیا ہے کہ حالت صوم میں دودھ خشک ہو جاتا ہے بچہ بھوک کے سبب سے تڑپتا ہے اور کچھ حرارت بھی دودھ میں آجاتی ہے وہ بھی بچہ کو نقصان کرتی ہے ہاں اگر مفت دودھ پلاتی ہو اور کوئی دوسرا دودھ پلانیوالا مل جائے اور وہ بچہ بھی اس سے پینے پر راضی ہو جائے تو پھر ایسی حالت میں اس کو روزہ نہ رکھنا جائز نہیں بعض بچوں کو عادت ہوتی ہے کہ ہر شخص کا دودھ نہیں پیتے جس سے طبیعت مانوس ہو جاتی ہے اس کے سوا دوسرے کی طرف التفات نہیں کرتے اگرچہ بھوک سے مرجائیں (ردالمحتار)

جس دائی نے کہ عین رمضان کے دن دودھ پلانیکی نوکری کی ہو اسکو اسدن بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے گو اس سے پہلے صوم کی نیت کر چکی ہو۔[۳]

مرض - اگر روزہ رکھنے سے کسی نئے مرض کے پیدا ہو جانے یا مرض موجودہ بڑھ جانیکا خوف ہو یا گمان ہو کہ صحت دیر میں حاصل ہوگی تو اس کو روزہ نہ رکھنا جائز ہے بشرطیکہ ان سب چیزوں کا گمان غالب ہو صرف وہم و خیال پر فرض روزے کا ترک کر دینا جائز نہیں گمان غالب کی مثال ہم دے چکے ہیں۔

بعد روزے کی نیت کر لینے کے اگر کوئی مرض پیدا ہو جائے مثلاً کسی کو سانپ بچھو

---

[۳] بعض فقہا نے مثل علامہ صدر الشریعۃ کے دائی کے لیئے روزہ نہ رکھنے کی اجازت میں یہ شرط کی ہے کہ اس نے رمضان سے پہلے نوکری کی ہو رمضان کے بعد اگر نوکری کرے تو پھر اس کو اجازت نہیں اس نے نوکری ہی کیوں کی مگر یہ اکثر محققین فقہا کے خلاف ہے ۱۲ (ردالمحتار)

کاٹ لے یا بخار چڑھ آئے یا درد سر ہونے لگے تو اس کو اس دن کا روزہ رکھنا بھی ضروری نہیں بلکہ اس کا فاسد کر دینا بہتر ہے لیکن اگر کوئی ایسا مرض ہو کہ جس میں اس نے خود اپنے کو مبتلا کیا ہو تو پھر روزہ نہ رکھنے یا رکھے ہوئے روزے کو فاسد کر دینے کی اجازت نہیں مثلاً کسی ایسی دوا یا غذا کا استعمال کرے جس سے کوئی مرض پیدا ہو جائے اور اس دوا کا یہ اثر جانتا ہے ضعف[ع] ایسا کہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو خواہ یہ ضعف بڑھاپے کے سبب سے ہو یا بیماری کے اور خواہ پھر قوت آنے کی امید ہو یا نہ ہو فرق یہ ہے کہ جو ضعف بڑھاپے کے سبب سے ہوگا یا ایسی بیماری کے کہ جس میں صحت کی امید بالکل نہ رہی ہو ایسے ضعف کے سبب سے جو روزہ قضا ہوگا اس کے ہر روزے کے عوض میں ایک فدیہ یعنی ایک مقدار صدقۂ فطر کی واجب ہوگی خواہ اسی وقت دیدے یا کچھ دنوں کے بعد اکراہ[ه] یعنی مجبور کیا جانا، جو شخص روزہ نہ رکھنے پر مجبور کیا جائے اس کو بھی شریعت نے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے بشرطیکہ جان سے مار ڈالنے یا کسی عضو کے کاٹ لینے یا ضرب شدید کا خوف اسکو دلایا جائے اگر ان چیزوں کا خوف اس کو دلایا جائے بلکہ اس سے کہا جائے کہ اگر تم روزہ رکھو گے تو تم کو قید کر دیں گے یا ایک دو طمانچے ماریں گے یا شراب پلائینگے یا سور کا گوشت کھلائینگے تو ان صورتوں میں اسکو روزہ نہ رکھنا جائز نہیں اس لیئے سور کا گوشت شراب وغیرہ بوقت ضرورت حلال ہیں (ردالمختار)

خوف ہلاک یا نقصان عقل۔ جس شخص کو کسی مشقت یا محنت کی وجہ سے روزہ رکھنے میں اپنی جان کے ہلاک ہو جانے یا عقل میں فتور آجانے کا خیال ہو اس کو بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے اگر بعد روزے کی نیت کر لینے کے کوئی ایسی صورت پیش آجائے تب بھی اس دن کا روزہ فاسد کرنا اس کے اختیار میں ہے صرف قضا اس کے ذمہ ہوگی مثال دن گرمیوں کے زمانے میں روزے کی نیت کرنے کے بعد کسی شخص کو دھوپ میں کچھ کام کرنا پڑا خواہ کسی

[ع] اکثر فقہا نے اس مقام پر صرف بڑھاپے کو ذکر کیا ہے بیماری کے ضعف کو نہیں لکھا مگر علامہ شامی نے نہایہ سے نقل کیا ہے کہ ایسی بیماری کے ضعف سے جس میں صحت کی مایوسی ہو چکی ہو اگر روزہ نہ رکھا جائے تو کفارہ لازم نہ ہوگا۔ بحر الرائق میں اور بھی تعمیم کی ہے کہ جب کسی کو ایسا عذر لاحق ہو جائے جس سے نجات کی امید نہ ہو تو ہر روزے کے عوض میں فدیہ دینا چاہیئے ۱۲۔

Marfat.com

دوسرے کے مجبور کرنے سے یا اپنی ضرورت سے۔

جہاد۔ اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان میں کسی دشمن دین سے لڑنا پڑے گا اور اگر روزہ رکھے تو لڑائی میں نقصان آئے گا اسکو روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

اگر بعد نیت کر لینے کے ایسا واقعہ پیش آجائے تو اسکو اس روزہ کے فاسد کر دینے کا اختیار ہے کفارہ نہ دینا پڑے گا۔

بھوک۔ جس شخص کو بھوک کا اس قدر غلبہ ہو کہ اگر کچھ نہ کھائے تو جان جاتی رہے یا عقل میں فتور آجائے اس کو بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے، بعد نیت کر لینے کے اگر ایسی حالت پیدا ہو جائے تب بھی اس کو اختیار ہے فاسد کر دے گا تو کفارہ لازم نہ ہوگا صرف قضا واجب ہوگی۔

پیاس کی شدت میں بھی روزہ نہ رکھنا یا رکھے ہوئے روزے کا فاسد کر دینا جائز ہے بشرطیکہ پیاس اسی درجہ کی ہو جس درجہ کی بھوک میں شرط کی گئی۔

بیہوشی۔ بیہوشی کی حالت میں بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے، مگر ان روزوں کی قضا اس پر لازم ہوگی گو یہ بیہوشی رمضان بھر رہے۔

جس دن یا جس دن کی رات میں بیہوشی پیدا ہوئی ہو اس دن کے سوا باقی تمام دنوں کی قضا ضروری ہوگی اس خیال سے کہ اس دن اس نے روزے کی نیت ضرور کی ہوگی اور کوئی امر مفسد صوم اس سے ظہور میں نہیں آیا پس وہ دن اس کا صوم میں شمار ہوگا، ہاں اگر وہ شخص صوم سے معذور تھا تو یہ سمجھ کر کہ اس نے نیت نہ کی ہوگی وہ دن صوم میں شمار نہ ہوگا اور اس دن کی قضا اس پر لازم ہوگی۔ اور اگر اس کو اپنے نیت کرنے یا نہ کرنے کا حال معلوم ہو تو پھر اپنے علم کے موافق عمل کرے، اگر نیت کرنے کا علم ہو تو اس دن کا روزہ قضا نہ کرے اور اگر نیت نہ کرنے کا علم ہو تو اس دن کا بھی روزہ قضا کرے۔

جنون۔ کی حالت میں بھی روزہ نہ رکھنا معاف ہے خواہ جنون عارضی ہو یا اصلی، اگر ایسا جنون ہو کہ رات میں کسی وقت افاقہ نہ ہوتا ہو اس زمانے کے روزوں کی قضا

ع ایک ماہ کامل بیہوشی کا رہنا اگرچہ ممکن نہیں مگر احتیاطاً ایک صورت فرض کر کے اس کا حکم لکھدیا گیا ۱۲ عف

بعض فقہا نے جنون کے اصلی ہونیکی شرط کی ہے مگر ظاہر روایت میں یہ شرط نہیں، اصلی جنون وہ ہے جو بلوغ کے قبل ہو۔ عارضی وہ جو بلوغ کے بعد عارضی ہوا ہو ۱۲۔

لازم نہ ہوگی اور اگر کسی وقت افاقہ ہو جاتا ہو خواہ رات کو یا دن کو تو پھر اس کی قضا کرنا پڑے گی۔

مذکورۂ بالا اعذار میں سوا ضعف اور بیہوشی اور جنون کے تمام عذروں میں بعد ان کے زائل ہو جانے کے قضا ضروری ہے فدیہ دینا درست نہیں یعنی فدیہ دینے سے روزہ معاف نہ ہوگا اور اگر وہ لوگ حالت عذر میں مرجائیں تو ان پر فدیہ کی وصیت کرجانا بھی لازم نہیں اور وارثوں کو ان کی طرف سے فدیہ دینے کی کچھ ضرورت بھی نہیں اگر بعد عذر کے زائل ہو جانے کے بے قضا رکھے ہوئے مرجائیں تو ان پر وصیت کر جانا ضروری ہے اور اگر ان کے وارث ان کی طرف سے بغیر وصیت کے احساناً فدیہ دے دیں تو ان کا گناہ معاف ہو جائے گا۔

ضعف کی حالت میں صرف فدیہ دینا ضروری ہے قضا نہیں۔

بیہوشی کے سبب سے جو روزے قضا ہوئے ان کی قضا ضروری ہے ہاں روزۂ اول کی قضا ضروری نہیں بشرطیکہ اس دن کے نیت کرنے و کرنے کا حال معلوم نہ ہو نیت کرنے کا حال معلوم ہو۔

جنون کے سبب سے جو روزے قضا ہوئے ہوں ان میں نہ قضا کی ضرورت نہ فدیہ کی ہاں اگر کسی وقت افاقہ ہو جاتا ہو تو پھر اس دن کی قضا ضروری ہوگی۔

قضا اور کفارے کے مسائل

قضا کے روزوں کا علی الاتصال رکھنا ضروری نہیں خواہ رمضان کے روزوں کی قضا ہو یا اور کسی قسم کے روزوں کی۔

قضا کے روزوں کا معاً عذر زائل ہوتے ہی رکھنا بھی ضروری نہیں اختیار ہے جب چاہے رکھے نماز کی طرح اس میں ترتیب بھی فرض نہیں ادا کے روزے بے قضا روزوں کے رکھے ہوئے رکھ سکتا ہے۔

کفارے کے روزے کئی قسم کے ہیں یہاں ہم صرف رمضان کے کفارے کو بیان کرتے ہیں ایک روزے کے کفارے میں ایک غلام آزاد کرنا چاہیئے اگر یہ ممکن نہ ہو عدم استطاعت کے سبب سے یا اس مقام پر غلام نہ ملنے کی وجہ سے تو ساٹھ روزے رکھنا واجب ہے اگر

کسی وجہ سے ساٹھ روزے بھی نہ رکھ سکے تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا واجب ہے ان سا
روزوں کا علی الاتصال رکھنا ضروری ہے درمیان میں کوئی دن ناغہ نہ ہونے پائے اور ا
کسی وجہ سے کوئی دن ناغہ ہوجائے تو پھر نئے سرے سے شروع کرنا ہوگا جس قدر روز
رکھ چکا ہے ان کا حساب نہ ہوگا ہاں اگر کسی عورت کو حیض آجائے اور اس سبب سے درمیان
کے روزے ناغہ ہوجائیں تو اس کا یہ ناغہ معاف ہوگا اور بعد حیض کے صرف اسیقدر روز
رکھنا ضروری ہوں گے جتنے باقی رہ گئے ہیں، بہتر یہ ہے کہ پہلے قضا کے روزے رکھ جائیں
اس کے بعد علی الاتصال کفارے کے روزے اگر کوئی پہلے کفارے کے روزے رکھ لے
اس کے بعد قضا کے روزے رکھے یا قضا کا روزہ رکھنے کے بعد کفارے کے روزے
تب بھی جائز ہے سوا جماع کے اور کسی سبب سے اگر کفارہ واجب ہوا ہو اور ایک کفارہ ا
نہ کرنے پایا ہو کہ دوسرا واجب ہوجائے تو ان دونوں کے لیے ایک ہی کفارہ کافی ہے، اگرچہ دونو
کفارے دو رمضان کے ہوں ہاں جماع کے سبب سے جتنے روزے فاسد ہوئے ہوں ہر ایک کا کفارہ
علیحدہ رکھنا ہوگا اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو۔

اگر کوئی شخص کفارے کے تینوں طریقوں پر قادر ہو یعنی غلام بھی آزاد کر سکتا ہو ساٹھ روزے
بھی رکھ سکتا ہو ساٹھ محتاجوں کو کھانا بھی کھلا سکتا ہو تو جو طریقہ اس پر زیادہ شاق ہو اس کو اسی
کا حکم دینا چاہیئے اس لیئے کہ کفارے سے مقصود زجر اور تنبیہ ہے اور جب شاق نہ ہوا
تو کچھ تنبیہ نہ ہوگی۔

صاحب بحر الرائق لکھتے ہیں کہ اگر کسی بادشاہ پر کفارہ واجب ہوا ہو تو اس کو غلام کے آزاد کرنے
یا ساٹھ محتاجوں کے کھانا کھلانے کا حکم نہ دینا چاہیئے کیونکہ یہ چیزیں اس کے نزدیک کچھ دشوار
نہیں ان سے کچھ بھی تنبیہ اس کو نہ ہوگی بلکہ ساٹھ روزے رکھنے کا حکم دینا چاہیئے کہ اسپر گراں گزرے
اور آئندہ پھر رمضان کے روزے کو اس طرح فاسد نہ کرے۔

روزے کے متفرق مسائل

(۱) جن لوگوں میں روزے کے صحیح ہونے اور واجب ہونیکی شرطیں پائی جاتی ہوں اور کسی وجہ سے
ان کا روزہ فاسد ہوگیا ہو انپر واجب ہے کہ جس قدر دن باقی ہو اسمیں کھانے پینے جماع وغیرہ
اجتناب کریں اور اپنے کو روزہ داروں کے مشابہ بنائیں۔

Marfat.com

مثال (۱) کسی نے عمداً روزے کو فاسد کر دیا (۲) یوم شک میں روزہ نہ رکھا گیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا (۳) بخیال رات باقی ہونے کے سحور کھائی گئی اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ رات نہ تھی۔

(۲) جس شخص میں دن کے اوّل وقت شرائط وجوب یا صحت کے نہ پائے جاتے ہوں اور اس وجہ سے اس نے روزہ نہ رکھا ہو مگر بعد نصف نہار کے شرائط پائے جائیں تو اسکو مستحب ہے کہ جسقدر دن باقی رہگیا ہو اسمیں کھانے پینے وغیرہ سے اجتناب کرے۔

مثال (۱) کوئی مسافر بعد نصف نہار کے مقیم ہو جائے (۲) کسی عورت کا حیض یا نفاس بعد نصف نہار کے بند ہو جائے (۳) بعد نصف نہار کے کسی مجنون یا بیہوش کو افاقہ ہو جائے (۴) کوئی مریض بعد نصف نہار کے شفا پا جائے (۵) کسی شخص نے بحالت اکراہ روزہ فاسد کر دیا ہو اور بعد نصف نہار کے اس کی مجبوری جاتی رہے (۶) کوئی نابالغ بعد نصف نہار کے بالغ ہو جائے (۷) کوئی کافر بعد نصف نہار کے اسلام لائے، ان سب لوگوں کو باقی دن میں مثل روزہ داروں کے کھانے پینے وغیرہ سے اجتناب کرنا مستحب ہے اور اس دن کی قضا ان پر ضروری ہو گی سوا نابالغ اور کافر کے۔

(۳) جو نفل روزہ قصداً شروع کیا گیا ہو بعد شروع کر چکنے کے اس کا تمام کرنا ضروری ہے اور درصورت فاسد ہو جانے کے اس کی قضا ضروری ہے خواہ قصداً فاسد کرے یا بے قصد فاسد ہو جائے۔

(۴) حیض آنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے (ردالمختار)

(۵) اگر عیدین یا ایام تشریق (ذلحجہ کی ۱۱-۱۲-۱۳ تاریخ) میں کوئی شخص صوم کی نیت کرے تو اس صوم کا تمام کرنا اس پر ضروری نہ ہوگا اور درصورت فاسد ہو جانے کے اس کی قضا بھی لازم نہ ہو گی بلکہ اس کا فاسد کر دینا واجب ہے اس لیئے کہ ان ایام میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۶) صحیح یہ ہے کہ نفل روزے کا بھی بغیر عذر کے افطار کرنا جائز نہیں ہاں اس قدر فرق ہے کہ نفل میں خفیف عذر کے سبب سے بھی افطار کرنا جائز ہے بخلاف فرض کے مثلاً روزہ دار کسی کی دعوت کرے اور مہمان بغیر اس کی شرکت کے کھانا نہ کھائے یا رنجیدہ ہو جائے تو ایسی حالت میں اگر اس کو اپنے نفس پر کامل وثوق ہو کہ اس کی قضا رکھ لے گا تو نفل روزہ

Marfat.com

توڑ ڈالے ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)

(۸) عورت کو بے رضامندی شوہر کے سوا رمضان کے روزوں کے اور کوئی روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر روزہ رکھ لینے کے بعد شوہر اس کے فاسد کر دینے کا حکم دے تو توڑ ڈالنا ضروری ہے پھر اس کی قضا ہے اس کی اجازت کے نہ رکھے (بحرالرائق)۔

(۸) غلام بھی عورت کے حکم میں ہے کہ بے اجازت اپنے آقا کے نفل روزہ رکھنا اس کو جائز نہیں۔

(۹) شوال کے چھ روزوں کا درمیان میں فصل دے دے کر رکھنا مستحب ہے اور اگر فصل نہ کیا جائے تب بھی جائز ہے۔

(۱۰) اگر کوئی شخص ایام ممنوعہ کے روزوں کی نذر کرے یا یہ نذر کرے کہ میں پورے ایک سال کے روزے رکھوں گا تو اس کو چاہیئے کہ ایام ممنوعہ کے روزے نہ رکھے ہاں اس کے بدلے دوسرے دنوں میں رکھ لے اس لیئے کہ نذر کا پورا کرنا واجب ہے نذر کے الفاظ چونکہ قسم کا احتمال بھی رکھتے ہیں یعنی جن الفاظ سے نذر کا مضمون ادا کیا جاتا ہے انھیں الفاظ سے قسم کا بھی مضمون ادا ہو سکتا ہے اس لیئے باعتبار نیت متکلم کے فقہا نے اسکی صورتیں لکھی ہیں (۱) کچھ نیت نہ کرے (۲) صرف نذر کی نیت کرے (۳) نذر کے ہونے اور قسم کے نہ ہونے کی نیت کرے، ان تینوں صورتوں میں صرف نذر ہوگی (۴) قسم کے ہونے اور نذر کے نہ ہونے کی نیت کرے، اس صورت میں صرف قسم ہوگی (۵) نذر اور قسم دونوں کی نیت کرے (۶) قسم کی نیت کرے نذر کا خیال ہی دل میں نہ آئے ان دو صورتوں میں نذر اور قسم دونوں ہوں گی۔

عند بعض فقہا نے مثل صاحب درمختار کے اس مسئلہ میں تشقیق کی ہے کہ اگر شوہر کا کوئی نقصان ہو یعنی جماع میں اسکے خلل واقع ہوتا ہو تو اسکو منع کرنے کا اختیار ہے ورنہ نہیں مثلاً بیمار ہو یا کہیں سفر میں مگر صاحب بحرالرائق نیز اور فقہا نے اسمیں تعمیم کی ہے صاحب بحرالرائق نے یہ بھی کہا ہے کہ روزہ نہ رکھنے دینے کی غرض صرف جماع میں منحصر نہیں روزے سے لاغری بدن میں آجاتی ہے ممکن ہے کہ اس سے محفوظ رکھنا مدنظر ہو علامہ شامی نے اس کا جواب دیا ہے کہ ایک روزے سے لاغری نہیں آسکتی مگر پھر نہیں لکھا کہ آخر کتنے روزوں کے بعد لاغری آتی ہے کہ شوہر کو منع کرنیکا اختیار ہو اسلیئے ہمکو صاحب بحرالرائق کا قول قواعد کے زیادہ مناسب معلوم ہوا اور اسی کو ہم نے اختیار کیا ۱۲۔

Marfat.com

ف نذر اور قسم میں فرق یہ ہے کہ قسم کے روزوں کو اگر فاسد کر دے تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر عمر بھر نہ رکھے تو اس کے کفارے کی وصیت کرنا اس پر ضروری نہیں بخلاف نذر کے کہ اس کے روزوں کے فاسد کرنے میں صرف قضا لازم ہوتی ہے کفارہ لازم نہیں ہوتا البتہ وصیت کرنا اس میں بھی ضروری ہے۔

(۱۱) اگر کوئی شخص کسی غیر معین مہینے کے روزوں کی نذر کرے اس پر تیس دن کے روزے علی الاتصال رکھنا واجب ہوں گے اور اگر اس مہینے میں ایام منوعہ آجائیں تو ان میں روزہ نہ رکھے اور پھر نئے سرے سے تیس روزے رکھے پہلے جس قدر روزے رکھ چکا ہے ان کا حساب نہ ہوگا (درالمختار وغیرہ)

نذر کی دو قسمیں ہیں معلق اور غیر معلق، معلق وہ نذر جس میں کسی شرط کا اعتبار کیا گیا ہو خواہ وہ شرط مقصود جیسے کوئی مریض کہے کہ اگر مجھ کو اس مرض سے صحت ہو جائے تو میں اتنے روزے رکھوں گا یا غیر مقصود جیسے کوئی کہے کہ اگر میں نماز نہ پڑھوں تو اس قدر روزے رکھوں گا، نذر غیر معلق کسی زمانے یا کسی جگہ کے ساتھ خاص نہیں ہوتی اگرچہ متکلم تخصیص کرے **مثال** (۱) اگر کوئی شخص یہ نذر کرے کہ میں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گا اور وہ روشنبہ کے دن رکھ لے تب بھی نذر پوری ہو جائیگی (۲) اگر کوئی شخص نذر کرے کہ میں مکہ معظمہ میں روزے رکھوں گا اور وہ اپنے گھر ہی میں رکھ لے تب بھی جائز ہے، نذر غیر معلق کے روزوں میں البتہ اس قدر پابندی کرنا ہوگی جس کا اس میں لحاظ کیا گیا ہو (۳) اگر کوئی شخص یہ نذر کرے کہ میں اگر فلاں کام کر لوں ہو جاؤں تو اس قدر روزے رکھوں گا اور قبل کامیابی کے روزے رکھ لے تو کافی نہیں یعنی اس کی نذر پوری نہ ہوگی اور بعد کامیابی کے ایک بار روزے رکھنا ہوں گے ان کے احکام یہاں ہم نے بہت مختصر لکھے اس لئے کہ نذر اور قسم کے احکام انشاء اللہ متعلقہ ابواب کے اپنے اپنے مقام پر ذکر کئے جائیں گے۔

اعتکاف کا بیان

اعتکاف کے معنی لغت میں کسی جگہ ٹھیرنا اور اصطلاح شریعت میں مسجد کے اندر ٹھیرنا چونکہ اعتکاف رمضان کے اخیر عشرے میں سنت موکدہ ہے کوئی رمضان کا مہینہ اسی پر ختم کیا جاتا ہے اس مناسبت سے ہم صوم کا بیان اعتکاف کے ذکر پر ختم کرتے ہیں

Marfat.com

واللہ الموافق۔

یہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ رمضان کا مہینہ خاص کر عبادات کے لیئے زیادہ موزوں ہے اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں بہ نسبت اور مہینوں کے عبادت کا زیادہ اہتمام فرماتے تھے خصوصاً عشرۂ اخیرہ میں، آس مضمون کی ایک صحیح حدیث بالفاظہٖ ہم نقل کر چکے ہیں اسی اخیر عشرے میں آپ اعتکاف بھی فرماتے تھے، عشرۂ اخیرہ کی تخصیص کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ لیلۃ القدر اکثر اسی عشرے میں ہوتی ہے جس کی نسبت قرآن مجید میں وارد ہوا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس کے علاوہ یہ زمانۂ مبارک کا اخیر ہوتا ہے اور قاعدے کی بات ہے کہ جب کوئی عزیز کہیں جانے لگتا ہے اور اس کے جلد واپس آنیکی امید نہیں ہوتی تو اسکے پاس زیادہ تر نشست و برخاست کی جاتی ہے اور اس کی دلجوئی اور رضا طلبی میں اور بھی زیادہ کوشش کی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر کے اخیری رمضان میں بیس دن اعتکاف فرمایا، آپ جانتے تھے کہ اب میری عمر آخر ہو چکی اور آئندہ سال میں یہ عزیز اور مبارک مہینہ مجھکو نہ ملے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اعتکاف ایسا مرغوب تھا کہ ایک مرتبہ کسی مصلحت سے اخیر عشرہ میں اعتکاف نہ فرما سکے تو بجائے اس کے شوال میں دس دن اعتکاف فرمایا۔

عہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک لیلۃ القدر صرف رمضان میں ہوتی ہے مگر کسی عشرے اور کسی تاریخ کیساتھ خاص نہیں کسی رمضان میں کسی تاریخ اور کسی میں کسی تاریخ اور جن احادیث سے کہ اس کا عشرہ اخیر میں ہونا معلوم ہوتا ہے ان احادیث کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ وہ صرف اسی رمضان کا حال ہے جسمیں وہ حدیث ارشاد ہوئی (ردالمحتار) چونکہ عشرۂ اخیرہ کی نسبت احادیث بہت ہیں اس لیے کہ اسمیں اکثر ہونیکا انکار نہیں ہو سکتا ابن عربی فتوحات میں لکھتے ہیں کہ رمضان کے ساتھ معین نہیں ۱۲ عہ حق تعالیٰ نے آپ کو اسکی خبر دیدی تھی چنانچہ ایک مرتبہ اشارہ فرمایا تھا پھر ایک بندے کو اللہ نے دنیا اور آخرت میں اختیار دیا تو اسنے آخرت کو اختیار کر لیا اس رمز کو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سمجھ گئے اور بہت روئے اور صحابہ نے تعجب بھی کیا کہ اسمیں رونیکی کیا بات تھی مگر آپکی وفات کے بعد سبکو معلوم ہو گیا کہ اس حدیث میں آپنے اپنا ہی حال بیان فرمایا تھا اسوقت حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ابوبکرؓ کو ہم سب سے زیادہ علم تھا صحیح بخاری ۲ سہ وہ مصلحت یہ تھی کہ ایک مرتبہ آپ کی اجازت سے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی مسجد میں اعتکاف کے لیئے ایک خیمہ نصب کیا انکو دیکھکر ام المومنین زینب رضی عنہا نے بھی اپنے لیئے ایک خیمہ نصب کیا صبح کو جب آپ نے یہ حال دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ کیا اس مسجد میں اعتکاف کرنے کو اچھا سمجھتی ہو یہ کہکر آپ نے اعتکاف ترک کر دیا (بخاری) مقصود یہ تھا کہ عورتیں اسمیں ٹھیرا نہ کریں ۱۲۔

Marfat.com

اعتکاف کی حکمتیں علماء نے بہت کچھ بیان کی ہیں منجملہ اسکے یہ کہ جب مسجد میں رہے گا تو بڑی بات یہ ہوگی کہ ہر وقت کی نماز جماعت سے ملے گی اور دوسرے اور لغویات سے بھی بچے گا جو مسجد میں نہیں ہو سکتے، مجھے سخت افسوس اور رنج ہوتا ہے جب یہ خیال کرتا ہوں کہ اعتکاف جیسی پسندیدہ عبادت اور مرغوب سنت اس زمانے میں یک قلم ترک ہو گئی مسلمانوں کی بڑی بڑی بستیوں میں بھی ایک آدمی اعتکاف کرنے والا نہیں ملتا افسوس کوئی اپنے نبی کی ایسی پسندیدہ سنت کو اس بے پروائی سے ترک کرتا ہے میرا افسوس اور بھی بڑھ جاتا ہے جب دیکھتا ہوں کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ اور مشرکین ہند کیسی کیسی سخت عبادتیں نہایت سرگرمی سے ادا کرتے ہیں، یہ مانا کہ اعتکاف سنت مؤکدہ عینیہ نہیں ہے مگر کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ بالکل اسے ترک ہی کر دیا جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون میرا یہ مطلب نہیں کہ ہر شخص اپنی دینی دنیاوی ضرورتوں کو ترک کر دے اور ہمہ تن اعتکاف میں مشغول ہو جائے، نہیں جو لوگ بالکل بیکار رہتے ہیں وہ تو نہ ترک کریں عمر بھر میں کبھی ایک آدھ دفعہ کر لیا کریں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ رمضان کے اخیر عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے، جہاں رمضان کا اخیر عشرہ آتا تو آپ کیلئے مسجد مقدس میں ایک جگہ مخصوص کر دی جاتی اور وہاں آپ کے لیئے کوئی پردہ چٹائی وغیرہ کا ڈال دیا جاتا یا کوئی چھوٹا سا خیمہ نصب ہو جاتا اور بیسویں تاریخ کو فجر کی نماز پڑھکر آپ وہاں چلے جاتے تھے اور عید کا چاند دیکھکر وہاں سے باہر تشریف لاتے تھے اس درمیان میں آپ برابر وہیں اکل و شرب فرماتے، وہیں سوتے، آپ کی ازواج طاہرات میں جس کو آپ کی زیارت مقصود ہوتی وہیں چلی جاتیں اور تھوڑی دیر بیٹھ کر چلی آتیں بغیر کسی شدید ضرورت کے آپ وہاں سے باہر نہ تشریف لاتے، ایک مرتبہ آپ کو سر صاف کرانا مقصود تھا اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ایام معمولہ سے تھیں تو آپ نے اپنا سر مبارک کھڑکی سے باہر کر دیا اور ام المومنین نے مل کر صاف کر دیا (صحیح بخاری وغیرہ)

اعتکاف کے مسائل

(۱) اعتکاف کے لیئے تین چیزیں ضروری ہیں (۱) مسجد میں ٹھیرنا خواہ[۱] اس مسجد میں پنجوقتی

[۱] بعض فقہاء نے مسجد جماعت کی شرط ہے یعنی وہ مسجد جسمیں امام اور مؤذن مقرر ہو، بعض نے یہ شرط اٹھا دی ہے کہ اسمیں پنجوقتی نمازیں

نمازیں ہوتی ہوں یا نہیں (۲) بہ نیت اعتکاف ٹھیرنا بے قصد وارادہ ٹھیر جانے کو اعتکاف نہ کہتے چونکہ نیت کے صحیح ہونے کیلئے نیت کرنیوالے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے لہذا اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن میں آگیا (۳) حیض و نفاس سے خالی[1] اور پاک ہونا جنابت سے پاک ہونا، جس اعتکاف میں کہ صوم شرط ہے اسمیں حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط صحت ہے اس لیے کہ ان دونوں سے خالی ہونا صوم کی صحت میں شرط ہے اور جس اعتکاف میں صوم شرط نہیں اسمیں حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط صحت نہیں بلکہ شرط حلت ہے اور حیض و نفاس سے پاک ہونا اور جنابت سے پاک ہونا تو کسی اعتکاف میں شرط صحت نہیں بلکہ شرط حلت ہے شرط صحت اور شرط حلت میں فرق یہ ہے کہ شرط صحت کے نہ پائے سے اعتکاف ہی صحیح نہ ہوگا لہذا اگر کسی نے اعتکاف کی نذر کی یا قسم کھائی تو اس کی نذر اور قسم پوری نہ ہوگی، اور شرط حلت کے نہ پائے جانے سے گو ایک فعل حرام[2] کا ارتکاب ہوگا اعتکاف فی نفسہ صحیح اور درست ہوجائے گا، نذر کرنیوالے کی نذر اور قسم کھانیوالے کی قسم پوری ہوجائے گی، بالغ ہونا یا مرد ہونا اعتکاف کے لیئے شرط نہیں، نابالغ مگر سمجھدار اور عورت کا اعتکاف درست ہے۔

سب سے افضل وہ اعتکاف ہے جو مسجد حرام یعنی کعبۂ مکرمہ میں کیا جائے اس کے بعد مسجد نبوی کا، اس کے بعد مسجد بیت المقدس کا اس کے بعد اس جامع مسجد کا جسمیں جماعت کا انتظام ہو اگر جامع مسجد میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو محلے کی مسجد اس کے بعد وہ مسجد جس میں زیادہ جماعت ہوتی ہو۔

(۴) عورتوں کو اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے اور کسی دوسری مسجد میں مکروہ تنزیہی ہے

---

[1] خالی ہونے اور پاک ہونے میں یہ فرق ہے کہ جب عورت کا حیض یا نفاس بند ہوجائیگا تو وہ حیض یا نفاس سے خالی سمجھی جائیگی (اور روزے کے صحیح ہونے کے لیئے اسی قدر شرط ہے) مگر پاک اس وقت ہوگی جب غسل کرلے اور کوئی عذر ہو تو تیمم کرلے ۱۲ [2] فعل حرام سے مراد مسجد میں جانا کہ حدث اکبر کی حالت میں جانا جائز نہیں لہذا اعتکاف بے اس کے ہو نہیں سکتا ۱۲ [3] گو احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج طاہرات نے اعتکاف کیا جس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا اعتکاف فی نفسہ ایک امر جائز ہے مگر بہت ایسی مباح چیزیں ہیں جو کسی عارضی فساد کے سبب سے ناجائز ہوجاتی ہیں عورتوں کی مسجد محلہ میں اعتکاف کرنیکی خرابیاں ظاہر ہیں مسجد میں اگر پردہ ڈالا جائے تو جگہ رکیگی اسکی ممانعت ہے جیسا کہ چہل آثار سے معلوم ہوگا اور پردہ نہ ڈالا جائیگا تو بے ستری ہوگی ہر قسم کے لوگ مسجد میں آتے ہیں فساد کا خوف ہے اس سبب سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے اگر اس زمانے کی حالت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو ضرور عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کردیتے ۱۲۔

Marfat.com

(۴) اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ واجب[۱]، سنت مؤکدہ[۲]، مستحب[۳]۔

۱ واجب ہے اگر نذر کی جائے نذر خواہ غیر معلق ہو جیسے کوئی شخص بے کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے یا معلق جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو میں اعتکاف کروں گا۔

۲ سنت مؤکدہ ہے رمضان کے اخیر عشرے میں، اس عشرے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ التزام اعتکاف کرتا احادیث صحیحہ میں منقول ہے۔

۳ مستحب ہے رمضان کے اخیر عشرے کے سوا اور کسی زمانے میں خواہ وہ رمضان کا پہلا دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینہ۔

(۵) اعتکاف واجب کیلئے صوم شرط ہے جب کوئی شخص اعتکاف کرے تو اس کو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا بلکہ یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نذر رکھوں گا تو اعتکاف کا روزہ رکھنا لازم ہوگا اسی وجہ سے اگر کوئی شخص صرف رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ لغو سمجھی جائے گی کیونکہ رات روزے کا محل نہیں ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دنوں کی تو پھر رات بھی داخل ہو جائے گی اور رات کو اعتکاف کرنا ضروری ہوگا، اور اگر صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو پھر رات داخل نہ ہوگی، روزے کا خاص اعتکاف کیلئے کفایت ضروری نہیں ہے اور کوئی غرض [illegible] اعتکاف کے لیئے کافی ہے، مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی [illegible] اس اعتکاف کیلئے بھی کافی ہے، ہاں اس کا واجب [illegible] لیئے کافی نہیں، مثلاً کوئی شخص نفل روزہ رکھے اور بعد اسکے اس دن اعتکاف کی نذر کرے تو نہیں، اگر کوئی شخص رمضان کے اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں نہ کر سکے تو کسی اور مہینے میں اسکے بدلے کر لینے سے اعتکاف ادا نہیں ہوگا بلکہ رمضان ہی میں اعتکاف رکھنا اور انہیں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔

(۶) اعتکاف مسنون میں تو روزہ ہوتا ہی ہے اس لیئے اس کے واسطے شرط کی ضرورت نہیں

(۷) اعتکاف مستحب میں روزہ شرط نہیں۔

(۸) اعتکاف واجب کم سے کم ایک دن ہو سکتا ہے اور زیادہ جس قدر نیت کرے اور اعتکاف مسنون ایک عشرہ اس لیئے کہ اعتکاف مسنون رمضان کے اخیر عشرے میں ہوتا ہے اور اعتکاف مستحب

Marfat.com

کے لیئے کوئی مقدار مقرر نہیں ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہو سکتا ہے۔

(۹) حالت اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں یعنی ان کے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب یا مسنون ہے تو فاسد ہو جائیگا اور اسکی قضا کرنا پڑے گی اور اگر اعتکاف مستحب ہے، تو ختم ہو جائیگا اس لیئے کہ اعتکاف مستحب کیلیئے کوئی مدت مقرر نہیں۔

پہلی قسم معتکف سے بے ضرورت باہر نکلنا ضرورت عام ہے خواہ طبعی ہو یا شرعی طبعی جیسے پاخانہ، پیشاب، غسل، جنابت بشرطیکہ مسجد میں غسل ممکن نہ ہو مسجد میں غسل ممکن ہونیکی دو صورتیں ہیں، مسجد میں غسلخانہ یا حوض وغیرہ بنا ہو یا کوئی ظرف اس قدر بڑا ہو جسمیں بیٹھ کر نہائے اور مسجد میں غسل کا پانی نہ گرنے پائے، کھانا کھانا بھی ضرورت طبعی میں داخل ہے بشرطیکہ کوئی شخص کھانا لانے والا نہ ہو، شرعی ضرورت جیسے جمعہ اور عیدین کی نماز یا پنجوقتہ نماز کی جماعت۔

جس ضرورت کے لیئے اپنے معتکف سے باہر جائے بعد اس سے فارغ ہونے کے وہاں قیام نہ کرے اور جہانتک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت رفع کرے جو اس کے معتکف سے زیادہ قریب ہو، مثلاً پاخانہ کے لیئے اگر جائے اور اس کا گھر دور ہو اور اس کے کسی دوست وغیرہ کا گھر قریب ہو تو وہیں جائے اگر اس کی طبیعت اپنے گھر سے مانوس ہو تو دوسری جگہ جانے سے اس کی ضرورت رفع نہ ہو تو پھر جائز ہے، اگر جمعہ کی نماز کے لیئے کسی مسجد میں جائے اور بعد نماز کے وہیں ٹھیر جائے اور وہیں اعتکاف کو پورا کرے تب بھی جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

بھولے سے بھی اپنے معتکف کو ایک منٹ بلکہ اس سے کم بھی چھوڑ دینا جائز نہیں۔

جو عذر کثیر الوقوع نہ ہوں انکے لیئے بھی اپنے معتکف کو چھوڑ دینا جائز نہیں، مثلاً کسی مریض کی عیادت کے لیئے یا کسی ڈوبتے ہوئے کے بچانیکو یا آگ بجھانیکو یا مسجد کے گرنیکے خوف کو ان صورتوں میں معتکف سے نکل جانا گناہ نہیں بلکہ جان بچانیکی غرض سے ضروری ہے مگر اعتکاف قایم نہ رہیگا، اگر کسی طبعی یا شرعی ضرورت کیلیئے نکلے اور اس درمیان میں خواہ ضرورت رفع ہونیکے پہلے یا اس کے بعد کسی مریض کی عیادت کرے یا نماز جنازہ میں شریک ہو جائے کچھ مضائقہ نہیں (بحر وغیرہ)

جمعہ کی نماز کیلیئے ایسے وقت جانا جائز ہے کہ تحیۃ المسجد اور سنت جمعہ وہاں پڑھ سکے

Marfat.com

بعد نماز کے بھی سنت پڑھنے کے لیئے ٹھیرنا جائز ہے اس مقدار وقت کا اندازہ اس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا (ردالمختار)

اندازہ غلط ہو جائے یعنی کچھ پہلے سے پہنچ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

اگر کوئی شخص زبردستی معتکف سے باہر نکال دیا جائے تب بھی اس کا اعتکاف قائم نہ رہے گا مثلاً کسی جرم میں حاکم کی طرف سے وارنٹ جاری ہوا اور سپاہی اسکو گرفتار کر لیجائیں یا کسی کا قرض چاہتا ہو اور وہ اس کو باہر نکال لے اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے کوئی قرضخواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر معتکف تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے تب بھی اعتکاف قائم نہ رہے گا۔

دوسری قسم جماع وغیرہ کرنا خواہ عمداً کیا جائے یا سہواً، اعتکاف کا خیال نہ رہنے کے سبب سے مسجد میں کیا جائے یا مسجد سے باہر ہر حال میں اعتکاف باطل ہو جائیگا، جو افعال کہ غالباً باعث جماع ہوتے ہیں مثل بوسہ لینے یا مباشرت فاحشہ وغیرہ کے وہ بھی حالت اعتکاف میں ناجائز ہیں مگر ان سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا تاوقتیکہ منی نہ خارج ہو ہاں اگر ان افعال سے منی کا خروج ہو جائے تو پھر اعتکاف فاسد ہو جائے گا صرف خیال اور فکر سے اگر منی خارج ہو جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔

(۱۰) حالت اعتکاف میں بے ضرورت کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے مثلاً بے ضرورت خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا، ہاں اگر کوئی کام نہایت ضروری ہو مثلاً گھر میں کھانیکو نہ ہو اور اس کے سوا دوسرا کوئی شخص قابل اطمینان خریدنے والا نہ ہو ایسی حالت میں خرید و فروخت کرنا جائز ہے مگر بیع کا مسجد میں لانا کسی حال میں جائز نہیں بشرطیکہ اسکے مسجد میں لانے سے مسجد کے خراب ہو جانے یا جگہ رک جانیکا خوف ہو ہاں اگر مسجد کے خراب ہونے یا جگہ رکجانے کا خوف نہ ہو تو پھر جائز ہے (ردالمختار)

حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے ہاں بری باتیں زبان سے نہ نکالے جھوٹ نہ بولے، غیبت نہ کرے، بلکہ قرآنمجید کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات صرف کرے مقصود یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں الحمدللہ کہ صیام کا بیان اور اس کے احکام ختم ہو گئے اب میں چالیس احادیث روزے کے متعلق نقل کرتا ہوں۔

Marfat.com

چہل حدیث صیام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) عن طلحة بن عبد الله يقول جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الراس نسمع دوى صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنا فاذا هو يسئال عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات فى اليوم والليلة فقال هل على غيرها قال لا الا ان تطوع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وصيام رمضان قال هل على غيرها قال لا الا ان تطوع قال وذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة قال هل على غيرها قال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق (البخاری)

(۱) طلحہ بن عبداللہ رضؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلعم کی خدمت میں ایک شخص نجد کا رہنے والا حاضر ہوا جسکے سر کے بال پریشان تھے ہم اسکی آواز کی گنگناہٹ سنتے تھے اور یہ نہ سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یہانتک کہ (جب) وہ قریب آیا تو اسوقت (معلوم ہوا کہ) وہ پوچھتا ہے کہ اسلام کے (فرائض) کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں ہیں دن رات میں تب اسنے کہا کہ کیا ان کے سوا اور بھی کچھ (نمازیں) فرض ہیں آپنے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روزے رمضان کے اسنے پوچھا کہ کیا مجھپر سوا اسکے اور (روزے) بھی فرض ہیں ارشاد ہوا کہ نہیں مگر یہ کہ تو بطور نفل کے رکھے طلحہؓ کہتے ہیں کہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا اس نے پوچھا کہ کیا مجھپر سوا اسکے اور بھی فرض ہے ارشاد ہوا کہ نہیں مگر یہ کہ تو بطور نفل کے (صدقہ) دے طلحہ کہتے ہیں کہ پھر وہ آدمی یہ کہتا ہوا چلدیا کہ خدا کی قسم نہ اس سے زیادہ کریگا نہ اس سے کم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہوگا (صحیح بخاری)

(۲) عن ابى هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين (البخاری)

(۲) ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے آسمان کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں (بخاری)

(۳) عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصيام جنة

(۳) ابوہریرہؓ سے منقول ہیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے پس روزہ دار کو چاہیئے کہ فحش بات نہ کرے

Marfat.com

فلا یرفث ولا یجهل فان امرؤ قاتله او شاتمه فلیقل انی صائم مرتین والذی نفسی بیده لخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسك یترك طعامه وشرابه من اجلی الصیام لی وانا اجزی به والحسنة بعشر امثالها (البخاری)

نہ کسی سے جھگڑے، پھر اگر کوئی اس سے لڑے یا اسکو گالی دے تو وہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں دو مرتبہ اسکی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ روزہ دار اپنا کھانا پینا میرے لیئے چھوڑتا ہے لہذا روزہ میرے لیئے ہے اور میں اس کا بدلہ دونگا اور (دوسرے) نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے (بخاری)

(۴) عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال والذی نفس محمد بیده لخلوف فم الصائم اطیب عند الله من ریح المسك للصائم فرحتان یفرحهما اذا افطر فرح واذا لقی ربه فرح بصومه (البخاری)

(۴) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکی قسم جسکے اختیار میں محمد کی جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک سے زیادہ پسند ہے دو مرتبہ خوشی ہوتی ہے جب افطار کرتا ہے اور جب اپنے پروردگار سے ملیگا (بخاری)

(۵) عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه (البخاری)

(۵) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب قدر میں ایماندار ہوکر ثواب کیلئے عبادت کرے اسکے اگلے گناہ بخشدیئے جائینگے اور جو کوئی رمضان کے روزے رکھے ایماندار ہوکر ثواب کیلئے اسکے اگلے گناہ بخشدیئے جائینگے۔

(۶) عن سهل عن النبی صلی الله علیه وسلم

(۶) سہلؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں

عہ روزہ داروں کے فخر کے لیئے اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ انکے منہ کی بو خداوند عالم کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے اور روزہ کا ثواب خود اپنے مبارک ہاتھوں سے دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور پھر معلوم نہیں کہ کس قدر دیگا اور نیکیوں کی طرح اس کا ثواب دس گنے تک محدود نہیں رہا ۱۲ عہ ذرا ان احادیث پر غور کیجیے کہ روزے کی کس قدر فضیلت ہے اور وہ حق سبحانہ کو کیسا پسند ہے اگر احادیث کے پڑھنے سے بھی دل میں روزہ رکھنے کا شوق اور جوش پیدا نہ ہو تو یقیناً وہ دل پتھر سے زیادہ سخت، گناہوں کی کثرت سے بالکل زنگ آلود ہو گیا ہے اس کو صدق دل سے توبہ کرنی چاہیئے امید ہے کہ غفور و رحیم اس کے گناہ بخش دے اور اس کے دل کی سختی اور تاریکی جاتی رہے ۱۲ عہ افطار سے اگر ہر روز کا افطار مراد لیا جائے تب بھی صحیح ہے فی الجملہ ہر روز بوقت افطار ایک فرحت ہوتی ہے اور اگر عید کا دن کا افطار مراد لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے اس دن فرحت کامل ہوتی ہے ۱۲۔

قال ان فی الجنۃ بابًا یقال لہ الریان یدخل منہ الصائمون یوم القیمۃ لا یدخل منہ احد غیرھم فاذا دخلوا غلق فلم یدخل منہ احد (البخاری)

(۷) عن ابی ھریرۃؓ ان اعرابیا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئًا وتقیم الصلوٰۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا فلما ولی قال النبی صلعم من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا (البخاری)

(۸) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس واجود ما یکون فی رمضان حین یلقاہ وکان یلقاہ فی کل لیلۃ من رمضان فیدارسہ القرآن فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلۃ (البخاری)

(۹) عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصوم عبد یوما فی سبیل اللہ

ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے اس سے روزہ دار (جنت) میں جائینگے قیامت کے دن ان کے سوا کوئی اس سے نہ جائیگا جب وہ اس سے نکل جائیں گے تو بند کر دیا جائیگا پھر کوئی اس سے نہ جائیگا (البخاری)

(۷) ابو ہریرہؓ سے کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھکو کوئی کام ایسا بتائیے جسکے کرنے سے میں جنت کا مستحق ہو جاؤں ارشاد ہوا کہ اللہ کی پرستش کر اور کسی کو اس کا شریک نہ بنا اور فرض نمازیں پڑھا کر اور فرض زکوٰۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں اس سے زیادہ نہ کروں گا جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا جو کسی جنتی کو[عہ] دیکھنا چاہے تو وہ اس کو دیکھ لے (بخاری)

(۸) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ فیاض تھے (خصوصاً) رمضان میں، جب آپ سے جبریل ملتے تھے اور جبریل رمضان بھر ہر رات میں آپ سے ملتے تھے اور قرآن کا آپ سے دور کیا کرتے تھے پس (اس وقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفع رسانی میں ہوا سے بھی زیادہ تیز ہوتے تھے (بخاری)

(۹) ابو سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن بھی خدا کی راہ میں روزہ

عہ ذرا اس حدیث کو غور سے پڑھو دیکھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی کو کس بات پر جنتی کہا اس اعرابی کا دلی خلوص اور قلبی تصدیق قابل قدر تھی کیا اب کسی مسلمان سے یہ ارکان نہیں ادا ہو سکتے؟ اگر ہو سکتے ہیں تو جلدی کرو اور جنت جیسے ابدی عیش کو ہاتھ سے نہ دو قیامت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو اپنا تمسک بنانے سے قوی امید ہے کہ نجات پا جائے۔

۵۔ چہ غم دیوار امت را کہ دارد چو تو پشتیبان — چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان

Marfat.com

الا باعد ذلک الیوم النار عن وجهه سبعین خریفا الترمذی وقال حسن صحیح۔

رکھتا ہے وہ دن اس کو بقدر ستر برس کی مسافت کے دوزخ سے دور کر دیتا ہے (ترمذی)

(۱۰) عن زید بن خالد الجهنی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من فطر صائما کان له مثل اجره غیر انه لاینقص من اجر الصائم (الترمذی)

(۱۰) زید بن خالدؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی (ترمذی)

(۱۱) عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیتموه فصوموا واذا رأیتموه فافطروا وان غم علیکم فاقدروا (البخاری)

(۱۱) ابن عمر رضی اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تب افطار کرو اگر تمہارے مطلع پر ابر آجائے تو فرض کر لو کہ ماہ گذشتہ تین دن کا تھا (بخاری)

(۱۲) عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی رأیت الهلال فقال اتشهد ان لا الٰه الا الله اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا (البخاری)

(۱۲) ابن عباسؓ سے کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ میں نے چاند دیکھا ہے آپ نے پوچھا کہ اللہ کی وحدت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے کہا ہاں آپ نے حکم دیا کہ اے بلال لوگوں کو اطلاع کر دو کہ کل سے روزہ رکھیں (صحیح بخاری)

(۱۳) عن الربیع بنت معوذ قالت ارسل النبی صلی الله علیه وسلم غداة عاشوراء الی قری الانصار من اصبح مفطرا فلیتم بقیة یومه ومن اصبح صائما فلیصم (البخاری)

(۱۳) ربیع بنت معوذ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورا کی صبح کو انصار کی بستیوں میں یہ کہلا بھیجا جس نے صبح کو کھایا ہو وہ تمام کرے اپنے بقیہ دن کو اور جس نے صبح کو کچھ نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھ لے۔

(۱۴) عن انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم قال تسحروا فان فی السحور برکة

(۱۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحور کھاؤ اس لیے

عہ اس زمانہ میں بعض جاہل کسی کے یہاں روزہ افطار نہیں کرتے یہ سمجھتے ہیں کہ روزہ کا ثواب جاتا رہے گا اگر کسی کے یہاں دعوت کبھی ہوتی ہے تو افطار کرنے کے لئے کوئی چیز گھر سے لیتے جاتے ہیں یہ کتنی بڑی جہالت ہے ۱۲ عہ معلوم ہوا کہ انتیس تاریخ کو چاند نہ دکھلائی دے تو اسکے دوسرے دن روزہ نہ رکھنا چاہیئے ۱۲ عہ یہ واقعہ غالباً اس وقت کا ہے کہ جب مطلع صاف نہو مطلع صاف ہونیکی حالت میں تو ایک گواہی کافی نہیں بلکہ ایک بڑی جماعت ہونا چاہیئے ۱۲۔

Marfat.com

(الترمذی وقال حسن صحیح)

(۱۷) عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر (البخاری)

(۱۸) عن ابن ابی اوفی قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر وهو صائم فلما غابت الشمس قال لبعض القوم يا فلان قم فاجدح لنا فقال يا رسول الله فلو امسيت قال انزل فاجدح لنا قال يا رسول الله فلو امسيت قال انزل فاجدح لنا قال ان عليك نهارا قال انزل فاجدح لنا فنزل فجدح لهم فشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اذا رأيتم الليل قد اقبل من ههنا فقد افطر الصائم (البخاری)

.....

(۱۸) عن عائشة وام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو جنب من اهله ثم يغتسل ويصوم (البخاری)

(۱۹) عن عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل ويباشر وهو صائم وكان املككم لاربه

کہ سحور میں برکت ہے (ترمذی)

(۱۷) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ نیکی پر رہینگے جبتک کہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے (بخاری)

(۱۸) ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے انھوں نے کہا کہ ہم سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ روزہ رکھے ہوئے تھے پس جب آفتاب (نظر) سے غائب ہوا تو آپ نے کسی سے کہا کہ اٹھو اور ہمارے لیئے ستو گھول لو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تھوڑی دیر اور ٹھیر جائیے کہ (شام) ہو جائے ارشاد ہوا کہ (سواری) سے اترو اور ہمارے لیئے ستو گھول لو، اس نے عرض کیا کہ ابھی دن ہے (پھر) آپ نے فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیئے ستو گھول لو تب وہ اترا اور اس نے سب کے لیئے ستو گھول دیئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیئے اور فرمایا جب تم رات کی سیاہی کو دیکھو کہ سامنے آگئی اس طرف سے تو بیشک افطار کرے روزہ دار (بخاری)

(۱۸) عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی فجر ہو جاتی تھی حالانکہ آپ اپنی ازواج کی (ہمبستری) سے جنب ہوتے تھے پھر غسل کر لیتے تھے اور روزہ رکھتے تھے (بخاری)

(۱۹) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی ازواج سے) بوس وکنار فرماتے تھے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے تھے اور وہ تم سب سے زیادہ

عہ معلوم ہوا کہ سحور رکھنا مستحب ہے ۱۲ عہ دیکھیئے ان احادیث میں جلد افطار کرنیکی کس قدر تاکید ہے مگر آجکل عام طور پر روزے کے افطار میں حد سے زیادہ دیر کی جاتی ہے ۱۲

البخاری)

(۲۰) وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلعم قال ذا نسی احد کم فاکل وشرب فلیتم وم فانہ اطعمہ اللہ وسقاہ (البخاری)

(۲۱) عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ عن بیہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا احصی یتسوک وھو صائم (الترمذی)

(۲۲) عن سلیمان بن عامر الضبی عن النبی صلعم قال اذا افطر احد کم فلیفطر علی تمر فان لم یجد فلینظر علی ماء فانہ طھور (الترمذی)

(۲۳) عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ال من ذرعہ القی فلیس علیہ قضاء ومن ستقاء عمدا فلیقض (الترمذی)

(۲۴) عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ال صیام عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان کفر السنۃ التی قبلہ (الترمذی)

(۲۵) عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال النبی لی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام قال ان شئت فصم وان شئت فطر (البخاری)

(۲۶) عن عائشۃ قالت کن نحیض عند ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم تطھر مرنا بقضاء الصیام ونھینا عن بقضاء الصلوۃ (الترمذی)

(۲۷) من ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خواہشوں پر قابو رکھتے تھے (بخاری)

(۲۰) ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے (روزے کو) بھول جائے اور کھا پی لے تو چاہئے کہ اپنا روزہ تمام کرے، اسلئے کہ اسکو اللہ ہی نے کھلایا پلایا ہے (بخاری)

(۲۱) عبداللہ بن عامر اپنے باپ سے راوی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار حالت صوم میں مسواک کرتے دیکھا (ترمذی)

(۲۲) سلیمان بن عامر الضبی سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے افطار کرے تو چھوہارے سے افطار کرے تو پانی پر اس لیے کہ پانی پاک کرنیوالا ہے (ترمذی)

(۲۳) ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو بے اختیار قے ہو جائے تو اس پر اس روزے کی قضا نہیں اور جو قصداً قے کرے تو اسکو قضا کرنا چاہئے (ترمذی)

(۲۴) ابو قتادہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ سے امید ہے کہ عاشورا کا روزہ سال گذشتہ کے گناہ معاف کرا دے گا (ترمذی)

(۲۵) حمزہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سفر میں (بھی) روزہ فرض ہے اور وہ بہت روزہ رکھا کرتے تھے، آپ نے فرمایا اگر چاہو رکھو چاہو نہ رکھو۔ (بخاری)

(۲۶) عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حیض ہوتا تھا تو جب ہم پاک ہو جاتے تھے تو آپ ہمکو روزہ کی قضا کا حکم دیتے تھے نماز کی قضا کا نہیں۔ (ترمذی)

(۲۷) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

Marfat.com

وسلّم احتجم وهو محرم واحتجم وهو صائم (البخاری)

(۲۸) عن ابی هریرة عن النبی صلّی الله علیه وسلّم قال لا یتقدمن احدکم رمضان صوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صومه فلیصم ذلک الیوم - (البخاری)

(۲۹) عن ابی بکرة عن النبی صلّی الله علیه وسلّم قال شهران لا ینقصان شهرا عید رمضان وذوالحجة - (البخاری)

(۳۰) عن عبد الله ان النبی صلّی الله علیه وسلّم واصل فواصل الناس فشق علیهم فنهاهم قالوا فانک تواصل قال لست کهیأتکم انی اطعم واسقی - (البخاری)

(۳۱) عن ابی هریرة عن النبی صلّی الله علیه وسلّم قال لا تصوم المرأة وزوجها شاهد یوما من غیر رمضان الا باذنه (الترمذی)

(۳۲) عن عائشة قالت ما کنت اقضی ما یکون علیّ من رمضان الا فی شعبان حتی توفی رسول الله صلی الله علیه وسلّم (الترمذی)

(۳۳) عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلّم من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه (البخاری)

(۳۴) عن ابی هریرة قال سمعت النبی

نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے حالت احرام اور حالت صوم میں پچھنے لگوائے (بخاری)

(۲۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کوئی رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر ہاں جو شخص اس دن روزہ رکھا کرتا ہو وہ رکھ لے - (بخاری)

(۲۹) ابوبکرہؓ سے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دو مہینے (کبھی) کم نہیں ہوتے (وہ دو مہینے عید کے ہیں) یعنی رمضان کا مہینہ اور ذی الحجہ کا - (بخاری)

(۳۰) عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے (روزوں پر) وصل فرمایا، لوگوں نے بھی وصل کیا اور آپ پر شاق ہوا پس آپ نے انکو منع فرمایا انھوں نے کہا آپ جو وصل کرتے ہیں ارشاد ہو کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں کھلا پلا دیا جاتا ہوں - (بخاری)

(۳۱) ابوہریرہؓ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا عورت بے اجازت اپنے شوہر کے رمضان کے سوا اور کوئی روزہ نہ رکھے درصورتیکہ اس کا شوہر گھر میں ہو - (ترمذی)

(۳۲) عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا میرے اوپر رمضان کی جو قضا ہوتی تھی اسکو میں سوا شعبان کے اور کبھی نہ رکھتی تھی یہانتک کہ وفات پائی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے - (ترمذی)

(۳۳) ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی فریب کی بات کہنا اور فریب کرنا نہ چھوڑے تو خدا کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کچھ خواہش نہیں - (البخاری)

(۳۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے

عہ یعنی اگر دونوں کی تعداد کم ہو جائے تو ثواب کم نہیں ہوتا ۱۲ عہ شوہر کے موجود ہونیکی قید اس حدیث میں اتفاقی معلوم ہوتی ہے ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصوم
من احدکم یوم الجمعۃ الا یوما قبلہ
او بعدہ - (البخاری)

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ
کوئی تم میں سے جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر ایک دن اس سے
قبل یا اس کے بعد ملا کر (صحیح بخاری)

(۳۵) عن عبد اللہ بن بسر عن اختہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تصوموا یوم السبت الا ما افترض علیکم
فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبۃ او
عود شجر فلیمضغہ - (الترمذی)

(۳۵) عبداللہ بن بسر کی ہمشیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنیچر کے دن
فرض کے سوا اور کوئی روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ اگر کسی کو
کچھ کھانے کو نہ ملے تو انگور کا چھلکا یا کسی درخت کی
لکڑی ہی چبالے - (ترمذی)

(۳۶) عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من صام
رمضان ثم اتبعہ بست من شوال
فذلک صیام الدھر (الترمذی)

(۳۶) ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رمضان کے روزے
رکھے پھر اسکے بعد چھ دن شوال میں (بھی) رکھ لے تو یہ
سال بھر کے روزے ہیں (ترمذی)

(۳۷) عن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال صیام عرفۃ انی
احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی
قبلہ - (الترمذی)

(۳۷) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہے، آپ نے فرمایا میں اللہ سے امید
کرتا ہوں کہ عرفہ کا روزہ ایک سال گذشتہ کے گناہ
مٹا دے گا (ترمذی)

(۳۸) عن ابی ھریرۃ قال اوصانی
خلیلی بثلث صیام ثلثۃ ایام من کل شھر
وبرکعتی الضحی وان اوتر قبل ان
انام - (البخاری)

(۳۸) ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھے میرے
جانی دوست (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت
فرمائی ہے، ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور دو رکعت نماز
چاشت اور قبل ہونے کے وتر پڑھ لینا (بخاری)

(۳۹) عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یعتکف فی کل رمضان عشرۃ
ایام فلما کان العام الذی قبض اعتکف
عشرین (البخاری)

(۳۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے
کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف
فرماتے تھے اور جس سال آپ کی وفات ہوئی بیس دن
اعتکاف فرمایا تھا۔ (بخاری)

(۴۰) عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ

(۴۰) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی

علیہ وسلّم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ (البخاری)

(۴۰) عن عائشۃ انہا قالت کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا اعتکف ادنی الی رأسہ فارجل وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان۔ (البخاری)

صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے اخیر عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی پھر آپ کے بعد آپ کی ازواجؓ نے اعتکاف کیا۔ (بخاری)

(۴۰) عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم جب اعتکاف فرماتے تھے تو اپنا سر مجھ سے قریب کر دیتے تھے اور میں کنگھی کر دیتی تھی اور آپ گھر میں بغیر انسانی ضرورت کے نہ آتے تھے (بخاری)

پہل آثار امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

(۱) قال عمر لنشوان فی رمضان ویلک وصبیاننا صیام فضربہ (البخاری) تعلیقا

(۲) ابوبکر عن ابن عمر ان عمر سرد الصوم قبل موتہ بستین۔

(۳) ابوبکر عن ابی لیلی ان عمر بن الخطاب اجاز شہادۃ رجل فی الہلال۔

(۴) البیہقی روی مجالد عن الشعبی ان عمر وعلیا ینہیان عن صوم الیوم

(۱) عمرؓ نے رمضان میں ایک نشہ والے سے فرمایا کہ تیری خرابی ہو ہمارے بچے (تک) تو روزہ دار ہیں پھر اسکو مارا (بخاری)

(۲) ابوبکر رضی عمرؓ سے ہے کہ عمرؓ نے اپنی وفات سے دو برس پہلے لگاتار ساٹھ روزے رکھے۔

(۳) ابوبکر ابولیلیٰ سے کہ عمر بن الخطاب نے ایک شخص کی گواہی (چاند کے ثبوت میں) کافی سمجھی۔

(۴) بیہقی مجالد نے شعبی سے روایت کی کہ عمر اور علی رضی اللہ عنہما اس دن کے روزہ رکھنے سے منع کرتے

عہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا اعتکاف فی نفسہ ایک امر جائز ہے مگر بہت ایسے جائز امور ہیں جو عوارض خارجیہ کے سبب سے مکروہ اور حرام ہو جاتے ہیں ۱۲۔

عہ معلوم ہوا کہ نابالغ بچوں کو عادت پڑنے کے لئے روزہ رکھانا مستحب ہے بشرطیکہ روزہ رکھنے کی قوت آگئی ہو ۱۲۔

سہ اللہ اکبر! صحابہ کو روزہ سے کیسی محبت تھی اسی قسم کا واقعہ اکثر صحابہ سے منقول ہے ۱۲۔

للعہ یہ حکم رمضان کے چاند کا ہے بشرطیکہ مطلع صاف نہ ہو رمضان کے سوا اور مہینوں کے چاند میں اگر مطلع صاف ہو تو آدمیوں کی گواہی ہونی چاہیئے، اور مطلع صاف ہو تو رمضان اور غیر رمضان ہر مہینے کے لئے ایک بہت بڑی جماعت کا ہونا شرط ہے ایک دو آدمیوں کی گواہی کافی نہیں ۱۲۔

Marfat.com

الذی یشک فیہ من رمضان -

(۵) ابوبکر والبیہقی عن ابی وائل اتانا کتاب عمر ان الاھلۃ بعضھا اکبر من بعض فاذا رأیتم الھلال نھارا فلا تفطروا حتی یشھد رجلان مسلمان انھما اھلا الامس -

(۶) ابوبکر عن سویید بن غفلۃ سمعت عمر یقول شھر ثلاثون وشھر تسع وعشرون -

(۷) عن عاصم بن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل من ھھنا وادبر النھار من ھھنا فقد افطر الصائم - (البخاری)

(۸) ابوبکر عن سعید بن المسیب کان عمر یکتب الی امرائہ لاتکونوا من المسوفین لفطرکم ولا تنظروا صلاتکم اشتباک النجوم -

(۹) ابوبکر عن عطاء قال عمر لا تزال ھذہ الامۃ بخیر ما عجلوا الفطر -

(۱۰) الشافعی عن حمید بن عبدالرحمن ان عمر وعثمان کانا یصلیان المغرب حین

(۱۱) ابوبکر عن الحسن قال عمر اذا شک الرجلان فیما دونہ حتی یستیقنا

تھے جس کے رمضان ہونے میں شک ہو۔

(۵) ابوبکر اور بیہقی ابووائل سے کہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ بعض چاند بعض سے بڑے ہوتے ہیں تو جب تم دن کو چاند دیکھو تو افطار نہ کرو یہانتک کہ دو مسلمان[عہ] مرد اس بات کی گواہی دیں کہ انھوں نے کل چاند دیکھا ہے۔

(۶) ابوبکر بن غفلہ سے کہ میں نے عمرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کوئی مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے کوئی انتیس کا۔

(۷) عاصم بن عمرؓ سے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آجائے رات اس طرف سے اور چلا جائے دن اس طرف سے تو افطار کرلے روزہ دار۔ (بخاری)

(۸) ابوبکر سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمرؓ اپنے احکام کو لکھ بھیجتے تھے کہ (اے لوگو) تم روزے کے افطار کرنے میں تاخیر کرنیوالے نہ بنو اور (مغرب کے وقت) اپنی نماز میں ستاروں کے جھمک جانیکا انتظار نہ کرو۔

(۹) ابوبکر عطاء سے کہ فرمایا عمرؓ نے یہ امت فائق رہیگی جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

(۱۰) شافعی حمید بن عبدالرحمن سے کہ عمرؓ اور عثمانؓ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے تھے۔

(۱۱) ابوبکر حسنؓ سے کہ فرمایا عمرؓ نے کہ جب دو آدمی (رات کے ہونے نہ ہونے میں) شک کریں تو انکو کھانا جائز ہے یہانتک کہ رات نہ ہونیکا یقین ہو جائے۔

عہ معلوم ہوا کہ عید کے چاند میں دو گواہ ہونا چاہیں مگر بشرطیکہ مطلع صاف ہو ورنہ پھر دو بھی کافی نہیں ۱۲۔

Marfat.com

(۱۲) ابوبکر عن الشعبی قال عمر لیس الصیام من الطعام والشراب وحدہ ولکن من الکذب والباطل واللغو والحلف۔

(۱۳) ابوبکر عن مسروق عن عمر قال لا تقدموا الشہر۔

(۱۴) ابوبکر عن ابی عمرو الشیبانی بلغ عمر ان رجلا یصوم الدہر فعلاہ بالدرۃ۔

(۱۵) عن عمر بن الخطاب قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان غزوتین یوم بدر والفتح فافطرنا فیہما (الترمذی)

(۱۶) عن ابی ہریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطعام بمر الظہران فقال لابی بکر وعمر ادنیا فکلا فقالا انا صائمان فقال ارحلوا لصاحبیکم اعملوا لصاحبیکم۔

(۱۷) عن عمر انہ سافر فی اخر رمضان وقال الشہر قد تشعشع فلو صمنا بقیۃ کنز العمال۔

(۱۸) عن عمر قال من کان فی سفر رمضان

(۱۲) ابوبکر شعبیؒ سے کہ فرمایا عمرؓ نے روزہ صرف کھانے پانی سے اجتناب کا نام نہیں ہے بلکہ جھوٹ اور بیہودہ لغو (افعال و اقوال) اور قسم سے بھی بچنا ضروری ہے۔

(۱۳) ابوبکر مسروقؒ سے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ خبردار رمضان سے دو ایک دن پہلے روزہ نہ رکھو۔

(۱۴) ابوبکر عمر شیبانیؒ سے کہ حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہونچی کہ ایک شخص علی الاتصال برابر روزے رکھتا چلا جاتا ہے تو انہوں نے اس پر دُرّہ اٹھایا۔

(۱۵) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان میں دو جہاد کیے، بدر اور فتح مکہ اور دونوں میں روزہ نہیں رکھا۔ (ترمذی)

(۱۶) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ مر الظہران میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے ابوبکر و عمرؓ سے کہا کہ قریب آجاؤ اور کھاؤ تو ان دونوں نے عرض کیا کہ ہم روزہ دار ہیں پس آپ نے فرمایا کہ اے لوگو کجاوا کس دو اپنے دونوں صاحبوں کا (یعنی کام کرالو اپنے دونوں صاحبوں کا (نسائی)

(۱۷) عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ آخر رمضان میں سفر کیا اور فرمایا کہ ماہ مبارک ختم ہو چلا اب کاش ہم باقی (دن) بھی روزہ رکھ لیتے (کنز العمال)

(۱۸) عمرؓ نے فرمایا کہ جو شخص ماہِ مبارک میں سفر میں ہو

عہ اس حدیث سے سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت ثابت ہوتی ہے لہذا بعض علماء کا یہ خیال کہ حضرت فاروقؓ کے نزدیک سفر میں روزہ رکھنا جائز نہ تھا صحیح نہیں آگے کی حدیث میں جو ایک مسافر کو روزے کی قضا کا حکم دیا ہے اس لیے کوئی فعل مفسد صادر ہوا ہوگا مگر چونکہ راوی کو اسکی اطلاع نہیں ہوئی اس سبب سے اس نے خیال کیا کہ سفر کے سبب سے قضا کا حکم دیا ہے

Marfat.com

فعلم انه داخل المدينة فی اول یومه دخل وهو صائم (کنز العمال)

(۱۹) عن عبید الله ان رجلا صام فی رمضان فی سفر ان یقضیه (کنز العمال)

(۲۰) مالک والشافعی عن خالد بن اسلم ان عمر بن الخطاب افطر من رمضان فی یوم ذی غیم ورای ان قد امسی وغابت الشمس فجاء رجل فقال یا امیر المومنین قد طلعت الشمس فقال عمر بن الخطاب لیسیر قد اجتهدنا۔

(۲۱) ابوبکر عن حنظلة شهدنا عمر بن الخطاب فی رمضان وقرب الیه شراب شرب بعض القوم وهم یرون ان الشمس قد غربت ثم ارتقی المؤذن فقال یا امیر المومنین والله الشمس طالعة لم تغرب فقال عمر منعنا الله من شرک مرتین او ثلاثا یا هؤلاء من کان افطر فلیصم یوما مکان یوم ومن لم یکن افطر فلیتم حتی تغرب الشمس۔

(۲۲) عن سعید بن المسیب ان عمر خرج علی اصحابه فقال ما ترون فی شیئ صنعت الیوم اصبحت صائما فمرت بی جاریة فاعجبتنی فاصبت منها

اور وہ یہ جان لے کہ دن کے اوّل وقت وہ اپنے شہر میں پہنچ جائیگا تو اسکو چاہیئے کہ وہ روزہ دار رہے پہنچے (کنز العمال)

(۱۹) عمرؓ نے ایک شخص کو جسنے بحالت سفر رمضان میں روزہ رکھا تھا روزے کی قضا کا حکم دیا (کنز العمال)

(۲۰) امام مالک وشافعی خالد بن اسلم سے کہ عمر بن خطابؓ نے ایک ابر والے دن رمضان میں یہ سمجھ کر افطار کر لیا کہ شام ہوگئی اور آفتاب غروب ہوگیا اتنے میں ایک شخص نے کہا اے امیر المومنین آفتاب ابھی ہے تو انھوں نے فرمایا بہت آسان ہے ہم نے کوشش تو کی تھی۔

(۲۱) ابوبکر حنظلہ سے کہ میں نے عمر بن خطابؓ کی ملازمت ماہ رمضان میں حاصل کی اور آپکے سامنے شربت پیش کیا گیا تو بعض لوگوں نے پی لیا اور وہ یہ سمجھے کہ آفتاب غروب ہوگیا پھر مؤذن منارہ پر چڑھا تو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین اللہ کی قسم آفتاب ابھی ہے پس دو تین مرتبہ یہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (اے آفتاب) ہمکو اللہ نے تیرے شر سے بچا لیا، اے لوگو جس نے افطار کر لیا ہو وہ ایک دن کے بدلے میں ایک دن روزہ رکھ لے اور جسنے افطار نہ کیا ہو وہ پورا کرے یہانتک کہ آفتاب غروب ہوجائے

(۲۲) سعید بن مسیب سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایکدن اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا رائے ہے تم لوگوں کی اس کام میں جو میں نے آج کیا، میں آج روزہ دار تھا اور میرے پاس ایک لونڈی آئی اور وہ مجھکو اچھی

عہ یہ رمضان کا ادائی روزہ نہ تھا بلکہ نفل کا روزہ ہوگا اور حضرت فاروقؓ کو خود بھی یہ مسئلہ معلوم تھا صرف امتحاناً اور تعلیماً لوگوں سے پوچھا تھا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی عادت کریمہ تھی چنانچہ انھوں نے حضرت علی مرتضیٰؓ کے جواب کی تعریف جو کی اس امر سے صاف ظاہر ہے کہ انھیں یہ مسئلہ معلوم نہ ہوتا تو تعریف کیوں کرتے ۱۲۔

Marfat.com

فعظم القوم عليه لما صنع وعلى رضى الله عنه ساكت فقال ما تقول قال انيت حلالا ويوم مكان يوم فقال انت خير لهم فتيا (الدار قطنى)

معلوم ہوئی اور میں اس سے ہم بستر ہوا تو لوگوں نے اس فعل کو بہت بڑا گناہ سمجھا اور علی رضی اللہ عنہ چپ بیٹھے تب آپ نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو انھوں نے کہا کہ آپ نے ایک حرام کیا اور اس دن کے بدلے میں ایک دن روزہ رکھ لیجئے، آپ نے فرمایا کہ تم بہت اچھا فتویٰ دیتے ہو۔ (دار قطنی)

(۲۳) ابوبكر عن جابر بن عبد الله عن عمر بن الخطاب قال هششت يوما الى امرأة فقبلتها وانا صائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيت لو تمضمضت ماء وانت صائم قلت لا باس فقال نفيم۔

(۲۳) ابوبکر جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن میں اپنی عورت سے مسرور ہوا اور میں نے اس کا بوسہ لے لیا حالانکہ میں روزہ دار تھا، تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کیا سمجھتے ہو اگر حالت روزہ میں پانی سے کلی کرو میں نے کہا کچھ حرج نہیں، آپ نے فرمایا پھر اب کیا حرج[عہ] ہوا۔

(۲۴) ابوبكر عن سعيد بن المسيب ان عمر نهى عن القبلة للصائم۔

(۲۴) ابوبکر سعید بن مسیبؒ سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے روزہ دار کو بوسہ لینے سے منع[عہ] فرمایا۔

(۲۵) ابوبكر عن نافع قال عمر لو ادركني البلاء وانا بين رجليها لصمت او قال ما افطرت۔

(۲۵) ابوبکر نافع سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اذان (کی آواز) ایسی حالت میں پہنچے کہ میں عورت کے پیر کے درمیان ہوں تب بھی روزہ رکھوں گا یا یہ کہا کہ میں افطار[عہ] نہ کروں گا۔

(۲۶) ابوبكر عن زياد بن جرير ما رأيت اد وم سواكا وهو صائم من عمر بن الخطاب۔

(۲۶) ابوبکر زیاد بن جریر سے کہ میں نے روزہ کی حالت میں مسواک پر مداومت کرنے والا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔

(۲۷) عن زياد بن جرير قال رأيت عمر اكثر الناس صياما واكثرهم سواكا۔ (كنز العمال)

(۲۷) زیاد بن جریر سے انھوں نے کہا کہ میں نے عمرؓ سے تمام لوگوں سے زیادہ روزہ رکھنے والا اور سب سے زیادہ مسواک کرنیوالا پایا (کنز العمال)

عہ معلوم ہوا کہ روزہ کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا جائز ہے اور اگر شہوت کا خوف نہ ہو تو مکروہ بھی نہیں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے حالت صوم میں اپنے ازواج کو بوسہ دیا ۱۲ عہ جس شخص کو منع فرمایا تھا غالباً اس کو شہوت کا خوف ہوگا ۱۲ عہ مطلب یہ کہ اگر کسی کو ایسی حالت میں صبح ہو جائے تو وہ فوراً علیحدہ ہو جائے ۱۲۔

Marfat.com

(۲۸) عن عمر قال صلّی بنا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم الصبح وانہ لینفض راسہ یتطایر منہ الملء من غسل جنابۃ فی رمضان (کنز العمال)

(۲۸) عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فجر کی نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اور آپ اپنے سر (کے بالوں)..... کو جھٹکتے جاتے تھے اور اس سے پانی اڑ رہا تھا غسل جنابت کے سبب سے واقعہ رمضان میں ہوا تھا۔ (کنز العمال)

(۲۹) ابوبکر عن زید بن وھب کتب الینا عمر ان المرأۃ لا تصوم تطوعا الا باذن زوجھا۔

(۲۹) ابوبکر زید بن وہب سے کہ لکھ بھیجا ہمکو عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عورت بے اجازت اپنے شوہر کے نفل روزہ نہ رکھے۔

(۳۰) ابوبکر ابو عبید مولیٰ ابن ازہر سے کہ میں نے عید کی نماز عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ کے ہمراہ پڑھی تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور فرمایا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان دونوں (عید کے) دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے مگر عید الفطر تو تمہارے صوم سے افطار کرنے کا دن ہے۔ اور رہ گیا عید الضحیٰ سو اس میں (تم کو حکم ہے کہ اپنی قربانیوں سے کھاؤ)۔

(۳۰) ابوبکر عن ابی عبید مولی ابن ازھر شھدت العید مع عمر بن الخطاب فبدا بالصلوۃ قبل الخطبۃ وقال ان النبی صلّی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم ھذین الیومین اما یوم الفطر فیوم فطرکم من صیامکم وانتم یوم الاضحی فکلوا فیہ من نسککم۔

(۳۱) ابوبکر عن خرشۃ بن الحر رایت عمر یضرب اکف الناس فی رجب حتی یضعوھا فی الجفان ویقول کلوا فانما ھو شھر کان یعظمہ اھل الجاھلیۃ۔

(۳۱) ابوبکر خرشہ بن حر سے کہ دیکھا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہ مارتے تھے رجب میں لوگوں کے ہاتھ پکڑتے تھے تاکہ وہ برتنوں میں رکھیں اور فرماتے تھے کہ کھاؤ اس لئے کہ اہل جاہلیت اس مہینے کی تعظیم کرتے تھے۔

(۳۲) ابوبکر عن عوف بن مالک الاشجعی قال عمد صیام یوم من غیر

(۳۲) ابوبکر عوف بن مالک اشجعی سے کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان کے سوا اور دنوں میں

معلوم ہوا کہ حالت جنابت میں صبح ہو جائے اور بعد صبح کے غسل کیا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ طہارت روزے میں شرط نہیں حتیٰ کہ اگر دن بھر کوئی شخص حالت جنابت میں رہے تب بھی اس کا روزہ صحیح ہو جائیگا۔ ناپاک رہنے کی خرابیاں ہیں وہ روزے سے کچھ تعلق نہیں رکھتیں ۱۲۔

Marfat.com

رمضان واطعام مساکین یعدل صیام یوم من رمضان قلت ہذا فی الذی افطر رمضان بعذر واخر قضاءہ حتی جاء رمضان اخر وعلیہ الشافعی۔

روزہ رکھنا اور مسکینوں کو کھانا کھلا دینا رمضان کے روزہ کے برابر ہے، میں نے کہا کہ یہ حکم اس شخص کے حق میں ہے جو رمضان کا (روزہ) کسی عذر سے افطار کیا اور اس کی قضا نہ رکھے یہاں تک کہ دوسرا رمضان آجائے اسی مسئلہ پر امام شافعیؒ ہیں۔

(۳۳) سئل ابن عمر عن صوم عرفۃ قال حجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصمہ ومع ابی بکر فلم یصمہ ومع عمر فلم یصمہ (الترمذی)

(۳۳) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حج کیا اور آپ نے اس کا روزہ نہیں رکھا اور ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ بھی حج کیا انھوں نے روزہ نہیں رکھا اور عمرؓ کیساتھ بھی حج کیا انھوں نے بھی روزہ نہیں رکھا۔ (ترمذی)

(۳۴) ابوبکر عن عبد الرحمن بن قاسم کان عمر لا یصومہ یعنی یوم عاشوراء۔

(۳۴) ابوبکر عبد الرحمن بن قاسم سے کہ عمر رضی اللہ عنہ اس کا یعنی عاشوراء کا روزہ نہ رکھتے تھے۔

(۳۵) ابوبکر عن بکرۃ بن عبد الرحمن ان عمر ارسل الی عبد الرحمن بن الحارث ان تسحروا صبح صائما۔

(۳۵) ابوبکر بن عبد الرحمن سے کہ عمرؓ نے عبد الرحمن بن حارث سے یہ کہلا بھیجا کہ اے عبد الرحمن آج سحور کھانا اور صبح کو روزہ دار اٹھنا۔

۳۶ ابوبکر عن قیس عن ابیہ عن عمر کہ یاس بقضاء رمضان فی العشر یعنی عشر ذی الحجۃ۔

(۳۶) ابوبکر قیس سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رمضان کی قضا ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں رکھنا کچھ حرج نہیں۔

(۳۷) ابوبکر عن ابن عباس عن عمر لقد علمتم ان رسول اللہ

(۳۷) ابوبکر ابن عباس سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ بیشک تم لوگوں کو معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ

عہ میری فہم ناقص میں اس اثر میں معذور اور بے طاقت بوڑھے کا حکم بیان ہوا ہے معذور کو تو بعد رمضان کے روزے رکھ لینا چاہئیں اور بے طاقت بوڑھے کو ہر روزے کے عوض کھانا کھلانا چاہیئے یہی مذہب حنفیہ کا ہے ۱۲ عہ یہ حکم دوسرے ظاہر کرنے کے لیے نہیں ہے ۱۲ عہ دسویں تاریخ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس دن روزے کا جائز نہ ہونا خود حضرت فاروقؓ کے قول سے اوپر ثابت ہو چکا ہے ۱۲۔

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم قال فی لیلۃ القدر اطلبوھا فی العشر الاواخر۔

(۳۸) ابوبکر عن زر کان عمر و حذیفۃ وابی لا یشکون لیلۃ سبع وعشرین۔

(۳۹) ابوبکر عن قطبۃ ابن مالک ان عمر رأی قوما اعتکفوا فی المسجد وقد سترفا فانکر وقال ما ھذا قالوا انما نستتر علی طعامنا قال فاستتروا اذا طعمتم فاھتکوہ۔

(۴۰) عن ابن عمر ان عمر سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نذرت فی الجاھلیۃ ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام قال فاوف بنذرک۔ (البخاری)

علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کی ماہیت میں فرمایا ہے کہ اس کو اخیر عشرے میں تلاش کرو۔

(۳۸) ابوبکر رض سے کہ عمر اور حذیفہ اور ابی رضی اللہ عنہم لیلۃ القدر کی ستائیسویں تاریخ ہونے میں شک نہ کرتے تھے۔

(۳۹) ابوبکر قطبہ بن مالک سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے مسجد میں اعتکاف کیا ہے اور پردہ ڈال رکھا ہے، پوچھا کہ یہ پردہ کیوں ڈال رکھا ہے، ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اپنے کھانے کو چھپاتے ہیں، آپ نے فرمایا جب کھانا کھاؤ تو پردہ ڈال لو اور جب کھا چکو تو الٹ دو۔

(۴۰) ابن عمر سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے جاہلیت میں ایک رات کعبہ میں اعتکاف کرنے کی نذر کی تھی آپ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرلے۔ (بخاری)

ہم اعتکاف کے بیان میں حاشیہ پر لیلۃ القدر کے بارے میں علماء کا اختلاف لکھ چکے ہیں، ہاں یہ بھی لکھدیا ہے کہ اکثر احادیث سے رمضان کے اخیر عشرے بلکہ ستائیسویں تاریخ میں لیلۃ القدر کا ہونا معلوم ہوتا ہے ۱۲۔

بعض لوگوں نے اس اثر سے حنفیہ پر اعتراض کیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک اعتکاف میں صوم شرط ہے اور اس اثر میں رات کا ذکر ہے رات کو روزہ کہاں معلوم ہوا کہ اعتکاف میں صوم شرط نہیں، اس اعتراض کے دو جواب ہیں (۱) حنفیہ کے نزدیک ہر اعتکاف میں صوم شرط نہیں ہے بلکہ اعتکاف واجب میں شرط ہے اور یہ حضرت عمر کا اعتکاف واجب تھا کیونکہ جاہلیت کی نذر تھی اسلام کے بعد اس کا پورا کرنا ضروری نہیں باقی رہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو حکم دینا سو یہ امر استحباب کے لیے ہے (۲) صحیح مسلم میں اس حدیث میں یوماً کا لفظ بھی ہے پس معلوم ہوا کہ رات دن دونوں کی اعتکاف کی نذر تھی ۱۲۔

Marfat.com

فہرست مضامین جلد سوم علم الفقہ

صفحہ نمبر	حاشیہ یا حوض	مضمون
۱	حوض	روزے کا بیان زکوٰۃ سے مقدم کیوں کیا۔
"	"	رمضان کے روزے کس سنہ میں فرض ہوئے۔
"	"	روزے کی فضیلت اور تاکید میں آیات حدیث اقوال صحابہ۔
"	"	رمضان کے مہینے میں جنت کے دروازے کھلجاتے ہیں اور دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں۔
۷	"	روزے کا ثواب بخلاف اور نیکیوں کے دس گنے سے بھی زیادہ ملتا ہے۔
۷	"	روزے دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک سے بھی زیادہ پسند ہے۔
۸	"	محض اللہ کی خوشنودی کے لیئے ایک دن کا بھی روزہ دوزخ سے بقدر سو برس کی مسافت کے دور کر دیتا ہے۔
۹	"	قیامت کے دن روزہ روزہ داروں کے لیئے سفارش کرے گا
۱۰	"	روزے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق و ذوق کی کیفیت۔
۱۱	"	صحابہ کا حرص روزے پر۔
"	"	صحابہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھاتے تھے۔
۱۲	"	رویت ہلال کے احکام۔
"	"	رمضان کے چاند کا دیکھنا کس حالت اور کس وقت میں واجب ہے۔
"	"	جس شخص نے رمضان کا چاند دیکھا نہ ہو اس کیا کرنا چاہیئے۔
۱۳	"	رمضان کے چاند میں کے آدمیوں کی گواہی ہونی چاہیئے۔
"	"	عید کے چاند میں کے آدمیوں کی گواہی ہونی چاہیئے۔
۱۴	"	جہاں کوئی قاضی یا حاکم شریعت نہ ہو وہاں چاند کی رویت کس طرح ثابت کیجائے۔
"	"	چاند کا ثبوت جنتری وغیرہ سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔
"	"	چاند کی خبر تار یا خط کے ذریعہ سے آئے قابل اعتبار ہے یا نہیں۔
۱۵		ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے

Marfat.com

		شہر والوں کے لیئے قابل اعتبار ہے یا نہیں۔	〃	〃	احتقان لینا یا ناس کا استعمال کرنا۔
			۲۴	〃	روزے کی حالت میں قے ہوجانا۔
〃	حاشیہ	اختلاف مطالعہ کے معتبر نہ ہونے میں حنفیہ کی دلیل۔		〃	اگر کوئی ایسی چیز کھائی جائے جو نہ غذا نہ دوا ہو۔
〃	حوض	اگر دو آدمیوں کی شہادت سے رویت ہلال ثابت ہوئی اور اس حساب سے تیسویں دن عید کا چاند نہ نظر نہ آئے۔	۲۲	〃	کسی کے منہ میں آنسو یا پسینے کے قطرے چلے جائیں۔
				〃	رنگین دھاگے کو منہ میں ڈالنا۔
۱۶	〃	اگر تیس تاریخ کو دن کے وقت چاند دیکھا جائے تو وہ شب گذشتہ کا سمجھا جائے گا یا آئندہ کا۔	〃	〃	روزہ دار کے دانتوں کے درمیان سے غذا کا ٹکڑا نکلے اور وہ اس کو کھائے۔
		جو شخص خود چاند دیکھے مگر وہ ایسا ہو کہ اس کی شہادت نہیں مانی جاتی تو وہ خود کیا کرے۔	۲۰	〃	ان مفسدات کا بیان جن سے قضا اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں۔
〃	〃	روزے کے واجب ہونیکی شرطیں۔	〃	〃	وہ صورتیں جن میں روزہ فاسد نہیں ہوتا۔
〃	〃	ان دس عذروں کا بیان جنکی حالت میں روزہ فرض نہیں۔	۳۲	〃	وہ چیزیں جو روزے میں کراہت بھی نہیں پیدا کرتیں۔
۱۸	〃	روزے کے صحیح ہونیکی شرطیں۔		〃	وہ چیزیں جن سے روزے میں کراہت آجاتی ہے۔
〃		روزے کی نیت اور اس کے مسائل روزے	〃	〃	کسی غذا کا نمک وغیرہ چکھنا۔
۱۹		کے اقسام اور ہر قسم کے افراد کا بیان۔	۳۴	〃	روزے سے جو لوگ معذور ہیں ان کے احکام۔
۱۹	〃	روزے میں تین باتیں فرض ہیں۔			
۲۱	〃	روزہ جن چیزوں سے فاسد ہوجاتا ہے۔	۳۵	〃	مسافر کا حکم۔
〃	〃	ان مفسدات کا بیان جنکے سبب سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔	۳۶	〃	حاملہ عورت کا حکم۔
			〃	〃	دودھ پلانیوالی عورت کا حکم۔
〃		کلی کرنے کیلئے پانی منہ میں لیا جائے اور وہ حلق کے نیچے اتر جائے۔	〃	〃	مریض کا حکم۔
			۳۷	〃	کمزور کا حکم۔

Marfat.com

۳۷	″	روزہ رکھنے سے جس کو مرجانیکا خوف ہو اس کا حکم۔	۵۲	″	ساتویں حدیث روزہ کی فضیلت۔
			″	″	آٹھویں حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان کے مہینہ میں زیادہ بخشش کرنا۔
۳۸	″	جہاد کی حالت میں روزے کا حکم۔			
″	″	بھوک کی حالت میں روزہ کا حکم۔	″	″	نویں حدیث روزہ کی بزرگی۔
″	″	پیاس کی حالت میں روزہ کا حکم۔	۵۲	″	دسویں حدیث روزہ دار کے افطار کرانیکی فضیلت۔
″	″	بیہوش کا حکم۔			
″	″	مجنون کا حکم۔	″	″	گیارہویں حدیث چاند دیکھکر روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا حکم۔
۳۹	″	قضا اور کفارے کے مسائل۔			
۴۰	حوض	روزے کے متفرق مسائل۔	۵۳	حوض	بارہویں حدیث ایک شخص کی گواہی سے رمضان کے چاند کا ثبوت۔
۴۳	″	اعتکاف کا بیان۔			
۴۴	″	لیلۃ القدر میں علماء کا اختلاف۔	حاشیہ		یہ واقعہ ابر کے دن کا۔
۴۵	حاشیہ	اعتکاف کی حکمتیں	″	حوض	تیرہویں حدیث رات سے روزے کی نیت کرنا ضروری نہیں۔
۴۷	″	اعتکاف کے مسائل۔			
۴۸	″	اعتکاف کی قسمیں۔	″	″	چودہویں حدیث سحور کھانیکی ترغیب۔
	″	حالت اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں۔	۵۴	″	پندرہویں حدیث جلد افطار کرلینے کی فضیلت۔
۵۰	حوض	صیام کے متعلق چالیس حدیثیں۔	″	″	سولھویں حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلد افطار کرنا۔
″	″	پہلی حدیث روزے کی فضیلت۔			
		دوسری حدیث رمضان کی بزرگی۔	″	″	سترہویں حدیث صبح ہو جانیکے بعد اگر غسل جنابت کیا جائے۔
″	″	تیسری حدیث روزے کی فضیلت اور روزہ دار کو لڑنے جھگڑنے کی ممانعت۔			
۵۱	″	چوتھی حدیث روزہ کی فضیلت۔			اٹھارہویں حدیث حالت صوم میں اپنی بی بی کا بوسہ وغیرہ لینا۔
″	″	پانچویں حدیث لیلۃ القدر اور رمضان کی بزرگی۔	۵۵	″	انیسویں حدیث بھول کر کچھ کھا پی لینا۔
″	″	چھٹی حدیث روزہ داروں کی عظمت۔	″	″	بیسویں حدیث حالت صوم میں مسواک کرنا۔
			″	″	اکیسویں حدیث چھوہارے پر افطار کرنا۔

۵۵	〃	بہتر ہے چھوہارا نہ ملے تو پانی۔	۵۷	حوض	چونتیسویں حدیث صرف سنیچر کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت۔
〃	〃	پائیسویں حدیث اگر کسی کو بے اختیار قے ہو جائے۔	〃	〃	پینتیسویں حدیث رمضان کے بعد شوال میں چھ روزے رکھنے کی فضیلت۔
〃	〃	تینتیسویں حدیث صوم عاشورا کی بزرگی	〃	〃	چھتیسویں حدیث عرفے کے روزے کی فضیلت۔
〃	〃	چوبیسویں حدیث مسافر کو روزہ رکھنا نہ رکھنے دونوں کا اختیار ہے۔	〃	〃	سینتیسویں حدیث ہر مہینے میں تین دن کے روزے کی فضیلت۔
〃	〃	پچیسویں حدیث حیض کے زمانے میں روزہ رکھنا۔	〃	〃	اڑتیسویں حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان میں دس دن اعتکاف کرنا۔
۵۵	حوض	چھبیسویں حدیث حالت صوم میں سینگی یا پچنے لگانے کا حکم۔	〃	〃	انتالیسویں حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان کے اخیر عشرے میں اعتکاف کرنا۔
۵۶	〃	ستائیسویں حدیث رمضان سے ایک، دو دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت۔	〃	〃	چالیسویں حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت اعتکاف میں بے ضرورت انسانی مسجد سے باہر نہ جانا۔
〃	〃	اٹھائیسویں حدیث رمضان کا مہینہ چاہے انتیس دن کا ہو چاہے تیس کا ثواب یکساں ملتا ہے۔	۵۸	〃	روزے کے متعلق حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے چالیس اقوال۔
〃	〃	انتیسویں حدیث صوم میں وصال کی ممانعت۔	۵۸	〃	پہلا اثر حضرت فاروق کا ایک شخص روزہ نہ رکھنے والے پر غصہ ہونا اور اس کو مارنا۔
〃	〃	تیسویں حدیث عورت کو بے رضامندی شوہر کے نفل روزہ رکھنے کی ممانعت۔	〃	〃	دوسرا اثر حضرت فاروق کا اپنی آخر عمر میں دو برس متواتر روزے رکھنا
〃	〃	اکتیسویں حدیث قضا کے روزے کا فوراً رکھنا ضروری نہیں۔	〃	〃	تیسرا اثر حضرت فاروق کا ایک شخص کی گواہی سے چاند کا ثبوت مان لینا۔
〃	〃	بتیسویں حدیث روزہ دار کو جھوٹا کہنے اور فریب کرنے کی ممانعت۔	حاشیہ		یہ حکم رمضان کے چاند کا ہے بشرطیکہ مطلع
〃	〃	تینتیسویں حدیث صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت۔			

Marfat.com

	حاشیہ	صاف نہ ہو۔	〃	حوض	کا سفر میں روزہ رکھنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منع نہ کرنا۔
〃	حوض	چوتھا اثر حضرت فاروق و حضرت مرتضیٰ کا یوم شک کے روزے سے منع کرنا۔	〃	〃	سترہواں اثر حضرت فاروق کا رمضان میں سفر کرنے پر افسوس کرنا۔
59	〃	چاند کے بڑے ہونے سے یا دن میں نظر آنے سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ کئی دن کا ہے۔	〃	〃	اٹھارہواں اثر اگر کوئی مسافر دن کے اول وقت اپنے گھر پہونچنے کی امید رکھتا ہو۔
〃	〃	چھٹا اثر کوئی مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے کوئی انتیس دن کا۔	61	〃	انیسواں اثر حضرت فاروق کا ایک شخص کو جس نے سفر میں روزہ رکھا تھا قضا کا حکم دینا۔
〃	〃	ساتواں اثر جب دن چلا جائے اور رات آجائے تو افطار کر لینا چاہیئے۔	حاشیہ		اس شخص کو قضا کا حکم سفر میں روزہ رکھنے کے سبب سے نہیں بلکہ کسی اور مفسد صوم کے سبب سے۔
〃	〃	آٹھواں اثر جلد افطار کرنیکی تاکید	61	حوض	بیسواں اثر اگر کوئی شخص اپنے نزدیک آفتاب کا غروب ہو جانا سمجھ کر افطار کرلے تو اسپر صرف قضا واجب ہے۔
〃	〃	نواں اثر جلد افطار کرنیکی ترغیب۔	〃	〃	اکیسواں اثر ایضاً۔
〃	〃	دسواں اثر عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کا مغرب کی نماز سے پہلے افطار کرنا۔	〃	〃	بائیسواں اثر رمضان کے سوا کسی اور روزے کے فاسد کر دینے سے صرف قضا لازم ہوتی ہے۔
〃	〃	گیارہواں اثر اگر دو آدمیوں کو رات کے ہونے نہ ہونے میں اختلاف ہو تو سحور کھانا چاہیئے یا نہیں۔	〃	〃	تیئیسواں اثر حالت صوم میں عورت کے بوسے لینا۔
60	〃	بارہواں اثر روزہ دار کو جھوٹ اور لغو بکنے کی ممانعت۔	〃	〃	چوبیسواں اثر حضرت فاروق کا ایک روزہ دار کو بوسہ لینے سے منع کرنا۔
〃	〃	تیرہواں اثر رمضان سے دو ایک دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت۔	〃	〃	پچیسواں اثر اگر کسی روزہ دار کو اس حالت میں کہ جماع کر رہا ہو صبح ہو جائے۔
〃	〃	چودہواں اثر حضرت فاروق اعظم کا صوم دہر پر ناراض ہونا۔			
〃	〃	پندرہواں اثر سفر میں روزہ رکھنا۔			
〃	〃	سولہواں اثر حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما			

Marfat.com

	حوض	چھبیسواں اثر حضرت فاروق کا حالت صوم میں مسواک کی کثرت کرنا۔	۶۵	حوض	اڑتیسواں اثر حضرت فاروق اعظم و حذیفہ رضی اللہ عنہما کا ستائیسویں رمضان کو لیلۃ القدر سمجھنا۔
	〃	ستائیسواں اثر حضرت فاروق کا کثرت سے روزہ رکھنا اور مسواک کرنا۔			
۶۱	〃	اٹھائیسواں اثر کوئی روزہ دار صبح ہو جانیکے بعد غسل جنابت کرے۔			انتالیسواں اثر۔ اعتکاف کی حالت میں مسجد میں پردہ ڈالنا۔
	〃	انتیسواں اثر عورت کو بے رضامندی شوہر کے نفل روزہ رکھنا۔			چالیسواں اثر حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک دن اعتکاف کرنا۔
	〃	تیسواں اثر عیدین کے روزے کی ممانعت۔			
	〃	اکتیسواں رجب کے مہینے میں برسم جاہلیت روزہ رکھنے کی ممانعت۔			
۶۳	حوض	بتیسواں اثر کسی نے دائمی عذر کے سبب سے روزہ نہ رکھا ہو تو کیا کرے۔			
۶۴	〃	تینتیسواں اثر عرفے کے روزے کا حکم			
	〃	چونتیسواں اثر حضرت فاروق اعظم کا عاشورہ کے دن روزہ نہ رکھنا۔			
	〃	پینتیسواں اثر حضرت فاروق کا ایک شخص کو عاشورے کے روزے کا حکم دینا۔			
	〃	چھتیسواں اثر رمضان کی قضا اگر ذی الحجہ کے پہلے عشرے میں رکھی جائے۔			
۶۵	حوض	سینتیسواں اثر۔ لیلۃ القدر کا رمضان کے اخیر عشرے میں ہونا۔			

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

اس زمانے میں میرے عزیز گرامی نے مجھ سے پے در پے درخواستیں کیں اور مجھے اس امر پر مجبور کیا کہ میں ایک رسالہ مستقل اس مسئلہ میں لکھدوں کہ نماز کے اذکار میں کس ذکر کا غیر عربی زبان میں پڑھنا جائز ہے اور کس کا نہیں اور جائز ہے تو مع الکراہت یا بدون الکراہت اس لیئے کہ آجکل بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نماز میں قرآنمجید کا ترجمہ پڑھ لینا کافی ہے حتی کہ بعض لوگوں نے اس کی تائید میں رسالے بھی لکھے اطراف دکن میں اس مسئلہ کا بہت شور ہے کم علم مسلمانوں کو سخت تشویش ہے ان کو یہ بھی سمجھا دیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے لہذا میں نے محض تائید الٰہی پر بھروسہ کرکے اس مبحث میں خامہ فرسائی کی واللہ ولی التوفیق۔

پہلا مسئلہ نماز میں قرآنمجید کی اصل عبارت کا پڑھنا فرض ہے یا اگر اس کا ترجمہ کسی زبان میں کرکے پڑھ لیا جائے تب بھی جائز ہے۔

جواب اصل عبارت کا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بتواتر منقول ہے اسی کا پڑھنا نماز میں فرض ہے اگر اس کا ترجمہ کرکے کسی زبان میں پڑھا جائے گا تو نماز نہ ہوگی حتی کہ خود عربی زبان کا لفظ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بتواتر منقول نہ ہو اس کے پڑھنے سے بھی نماز نہیں ہوتی گو وہ لفظ قرآنی کا مرادف ہو۔

س اگر کسی کو قرآنمجید کی کوئی سورت یاد نہ ہو اور نہ یاد کر سکتا ہو یعنی اس کی زبان سے عربی الفاظ نہ ادا ہوتے ہوں یا یاد ہو مگر عربی زبان کے نہ جاننے کے سبب سے اس کے معانی نہ سمجھتا ہو تو وہ کیا کرے اگر بے معنی سمجھے ہوئے طوطے کی طرح زبان سے الفاظ کہدے تو دل پر کچھ اثر نہ ہوگا اور نماز میں خشوع کی کیفیت نہ پیدا ہوگی۔

ج جس شخص کو قرآن مجید کی کوئی سورت یاد نہ ہو اس کو چاہیئے کہ یاد کرنے کی کوشش کرے اور جب تک یاد نہ ہو جائے وہ اصطلاح فقہ میں امی سمجھا جائے گا کہ بمقدار قرأت سکوت کیئے ہوئے کھڑا رہے اور جس شخص کی زبان سے عربی الفاظ نہ ادا ہوتے ہوں

Marfat.com

اختیار ہے چاہے سورۂ فاتحہ اور کسی دوسری سورت کا ترجمہ اپنی زبان میں کرا کر پڑھ لے اور چاہے سکوت کیے ہوئے کھڑا رہے قراءۃ غیر العربی بالیسمی قرانا مجازا لانہ یصح بقی القرآن عنہ فیقال لیس بقرآن وانما ھو ترجمۃ وانما جوزناہ للعاجز اذا لم یحسن بالمعنی کما انہ قرآن من وجہ باعتبار اشتمالہ علی المعنی فالاتیان بہ اولی من الترک ومطلقا اذالتکلیف بحسب الوسع وھو تطیر الایماء (معراج الدرایۃ) واما الی الصحیح الذی رجع الیہ ان القرآن اسم للنظم والمعنی جمیعاً کما ھو قولھما لا یعترض علیہ الا تعلم العربی ولا اعلم خلافا فی ان القرآن عندھما اسم النظم والمعنی جمیعا وقد رھنا عن الکاکی ان الفارسیۃ عندھما لیست قرآنا (نفحۃ القدسیہ عشر نبلالی) اور وہ شخص جو عربی زبان نہ جاننے کے سبب سے معانی نہیں سمجھ سکتا اس کو چاہیئے کہ بے معنی سمجھے ہوئے وہی اصلی الفاظ نماز میں پڑھے، ہاں اس امر کی کوشش کرنا اس پر ضروری ہے کہ عربی زبان سے اتنی واقفیت کرلے کہ اس سے قرآن مجید کے معانی سمجھنے لگے رہ گیا یہ کہ بے معنی سمجھے ہوئے پڑھنے میں خشوع نہ پیدا ہوگا بالکل غلط اور خلاف مشاہدہ ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہزاروں معنی سمجھنے والوں کو نماز میں کچھ بھی خشوع نہیں ہوتا اور معنی نہ سمجھنے والے بہت لوگوں کو کیفیت خشوع حاصل ہوتی ہے اصل یہ ہے کہ خشوع کا ہونا سمجھنے پر موقوف نہیں بلکہ رقت قلب اور قوت ایمان کا ثمرہ ہے بلکہ اگر کوئی شخص معنی سمجھتا ہو اور اپنا خیال تمام تر معنی پر مقصود کر دے تو یقیناً یہ بھی ایک سبب عدم خشوع کا ہو جائے گا۔

ہ غیر عربی کو قرآن کہنا مجاز ہے کیا نہیں معلوم کہ قرآن کی نفی اس سے درست ہے اور یہ کہدینا کہ ذکر قرآن نہیں ہے صرف اس کا ترجمہ ہے اور ہم نے اسکو معذور کے لیئے اسوقت جائز کیا ہے کہ معنی میں خلل نہ آنے پائے کیونکہ قرآن معنی کو بھی شامل پس اسکو ادا کرلینا بہ نسبت بالکل چھوڑ دینے کے بہتر ہے کیونکہ تکلیف طاقت کے موافق ہے اور وہ اشارے کی نماز ہے شامل ہے کہ معذور کو جائز ہے غیر معذور کو نہیں ولیکن اس صحیح مذہب کی بنا پر جس کی طرف امام صاحب نے رجوع کیا کہ قرآن عبارت و معنی دونوں کا نام ہے جیسا کہ صاحبین کا قول تو اس پر عربی ہی زبان کا ہونا فرض نہیں ہے نہیں جانتا کہ کسی نے اسمیں اختلاف کیا ہو کہ صاحبین کے نزدیک قرآن عبارت و معنی دونوں کا نام ہے اور ہم نے ابھی سے نقل کر چکے ہیں کہ فارسی ترجمہ صاحبین کے نزدیک قرآن نہیں ہے ۱۲۔

س کیا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ترجمہ قرآن مجید کے پڑھ لینے سے نماز ہو جاتی ہے اگر فی الواقع ان کا یہ مذہب ہے تو ان کی کیا دلیل ہے۔

ج امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی ترجمۂ قرآن مجید کے پڑھ لینے سے نماز نہیں ہوتی، ہاں کسی زمانے میں وہ اس امر کے قائل تھے مگر جب ان کو اس قول کا کمزور اور بے دلیل ہونا معلوم ہوا تو انھوں نے اس سے رجوع کیا ان کا رجوع کرنا فقہ کی تمام کتابوں میں بہت صراحت سے منقول ہے، ہدایہ میں ہے وعنہ رجوعہ فی اصل المسئالۃ الی قولھما وعلیہ الاعتماد بنایہ شرح ہدایہ میں ہے وعنہ رجوعہ ش ای رجوع ابی حنیفہ فی اصل المسئالۃ ش یعنی القراءۃ بالفارسیۃ م الی قولھما ش ای الی قول ابی یوسف ومحمد رواہ ابوبکر الرازی وغیرہ وعلیہ الاعتماد ابن ملک شرح منار میں لکھتے ہیں الا صح انہ رجع عن ھذا القول کما رواہ نوح ابن ابی مریم کفایہ میں ہے وذکر ابوبکر الرازی انہ رجع الی قولھما وھو الصحیح تلویح میں ہے رواہ ای الرجوع نوح بن ابی مریم شہاب خفاجی حاشیہ بیضاوی میں ہے وقد قیل ان الصحیح من مذھبہ ان القرآن ھو النظم والمعنی تفسیر احمدی میں ہے وقد صح رجوعہ الی قولھما وعلیہ الاعتماد تفسیر روح المعانی میں ہے وکان رضی اللہ عنہ قد ذھب الی خلافہ ثم رجع عنہ وقد صح رجوعہ ان القول بجواز قراءۃ غیر العربیۃ مطلقا جم من الثقات المحققین باقی رہا یہ کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے قول کی کیا دلیل بیان کی ہے معلوم نہیں تفسیر احمدی میں ہے

عہ امام صاحب کا اس مسئلہ میں صاحبین کی طرف رجوع کرنا مروی ہے اور اسی پر اعتماد ہے ۱۲ سہ رجوع ان کا یعنی امام صاحب کا اصل مسئلہ میں یعنی قرآن کے فارسی زبان میں پڑھنے میں انکے یعنی صاحبین کے قول کی طرف اسکو ابوبکر رازی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور اسی پر اعتماد ہے ۱۲ سہ بہت صحیح ہے کہ امام صاحب نے اس قول سے رجوع کیا جیسا کہ نوح ابن ابی مریم نے روایت کیا ہے ۱۲ لعہ ابوبکر رازی نے ذکر کیا ہے کہ امام صاحب نے صاحبین کے قول کیطرف رجوع کیا ۱۲ صہ رجوع کرنے کو نوح ابن ابی مریم نے روایت کیا ہے ۱۲ سہ بے شک کہا گیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کا صحیح مذہب یہ ہیکہ قرآن عبارت اور معنی دونوں کا نام ہے ۱۲ معہ اور امام صاحب کا اپنے قول سے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کرنا صحیح ہے ۱۲ لہ امام ابو حنیفہؒ اس کے خلاف کی طرف گئے تھے مگر پھر اس سے رجوع کیا اور ان کا اس قول سے رجوع کرنا کہ قرآن کی قرأت غیر عربی میں جائز ہے، پرہیزگار محققین کی ایک جماعت نے صحیح کہا ہے ۱۲۔

ولا یدری ما قال ابوحنیفۃ اولامن عدم لزوم نظم العربی ولم یقل بدلیل شاف یوجب ذلک۔ تلویح میں ہے قال فخر الاسلام لان ما قالہ یخالف کتاب اللہ ظاھر احیث وصف المنزل بالعربی وقال ابو الیسر ھذہ المسئالۃ مشکلۃ لا یتضح لاحد ما قالہ ابوحنیفۃ وقد صنف الکرخی فیھا تصنیفا طویلا ولم یات بدلیل شاف مگر بعض لوگوں نے جو دلائل انکی طرف سے بیان کیئے ہیں ان سب میں بڑی دلیل یہ ہے قولہ تعالیٰ وانہ لفی زبر الاولین انہ کی ضمیر قرآن مجید کی طرف راجع ہے یعنی بیشک قرآن اگلی کتابوں میں ہے پس اگر قرآن الفاظ عربیہ اور معانی دونوں کا نام ہو تو وہ اگلی کتابوں میں کیسے ہو سکتا ہے اگلی کتابیں تو عربی زبان میں تھی ہی نہیں اس سے معلوم ہوا کہ قرآن صرف معانی کا نام ہے گو وہ کسی زبان میں ہوں یہ دلیل بہ چند وجوہ مخدوش ہے اوّل یہ کہ انہ کی ضمیر جیسے قرآن کی طرف پھر سکتی ہے اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر سکتی ہے اور ان قصوں کی طرف بھی پھر سکتی ہے جو اس آیت سے پہلے مذکور ہوئے پس ان تین احتمالات میں ایک کے خاص کر لینے کی کیا وجہ ہے اور اگر خاص بھی کیا جائے تو تیسرا احتمال کیونکہ وہ سیاق کلام کے زیادہ مناسب ہے دوسرے یہ کہ اگر مان لیا جائے کہ ضمیر قرآن کی طرف راجع ہے تو اسکی کیا دلیل ہے کہ حقیقت قرآن کیطرف ضمیر راجع ہے یہ کیوں نہ کہا جائے کہ ذکر قرآن یا معانی کی طرف ضمیر پھرتی ہے جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہے معالم التنزیل میں ہے وانہ ای ذکر القرآن قالہ اکثر المفسرین بیضاوی میں ہے وانہ لفی زبر الاولین وان ذکرہ او معناہ لفی الکتب المتقدمۃ شہاب خفاجی میں ہے یعنی انہ علی

ہ اور نہیں معلوم کہ امام ابوحنیفہؒ نے پہلے عبادت کے ضروری ہونیکو کیوں کہا تھا اور وہ کسی دلیل شافی کیساتھ جو اسکو ثابت کرے قائل نہ ہوئے تھے ۱۲ ہ فخر الاسلام نے کہا ہیکہ جو امام صنیفہ نے کہا تھا وہ کتاب اللہ سے کھلی ہوئی مخالفت رکھتا تھا اسلیئے کہ اللہ نے قرآن کو عربی کیساتھ موصوف کیا ہے اور ابو الیسر نے کہا کہ یہ مسئلہ مشکل ہے کسیکو نہیں معلوم کہ امام حنفیہ نے کیا کہا تھا اور کرخی نے اس مسئلہ میں ایک بڑی کتاب لکھی ہے مگر انھوں نے بھی کوئی دلیل شافی نہیں بیان کی ۱۲ ہ اور بیشک وہ یعنی قرآن کا ذکر یہی اکثر مفسرین کا قول ہ اور بیشک اسکا ذکر یا اسکے معنی اگلی کتابوں میں ہیں ۱۲ ہ یعنی انہ کی ضمیر قرآن کی طرف ایک مضاف کے مقدر کرنے سے پھرتی ہے اور ذکر کا مقدر کرنا معنی کے مقدر کرنے سے بہتر ہے کیونکہ اس قسم کا محاورہ بہت رائج ہے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص امیر کے رجسٹر میں ہے اور اسی وجہ سے صاحب بیضاوی نے اس کو مقدم کیا اور اس میں اسکے رد کی طرف اشارہ ہے جو امام ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ فارسی زبان میں قرأت جائز ہے کہ جب مضاف مقدر ہو جائیگا تو یہ معنی نہ بن سکیں گے ۱۲۔

Marfat.com

تقدیر مضاف والاول اقرب لان مثله مستفیض کما یقال فلان فی دفتر الامیر ولذا قدمه وفیه اشارة الی رد ما نقل عن ابی حنیفة من عدم جواز القراءة بالفارسیة فانه اذا کان علی تقدیر مضاف لم یکن کذلک مدارک میں ہے وانه ای القرآن لفی زبر الاولین یعنی ان ذکره مثبت فی سائر الکتب السماویة وقیل ان معانیة فیها روح البیان میں ہے وانه ای ذکر القرآن لا عینه روح المعانی میں ہے وانه لفی زبر الاولین ای وان ذکر القرآن لفی الکتب المتقدمة علی ان الضمیر للقرآن والکلام علی حذف مضاف وهذا کما یقال ان فلانا فی دفتر الامیر تفسیر احمدی میں ہے ای نعت محمد صلی اللہ علیه وسلم فی زبر الاولین او القرآن ذکره ثبت فی سائر کتب السماویة او معاینة فیها کشاف میں ہے انه ای القرآن ان یعنی ذکره مثبت فی سائر الکتب السماویة اور اسکے بعد جو صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ قیل ان معاینة فیها وبه یحتج لابی حنیفة فی جواز القرأة بالفارسیة فی الصلوٰة علی ان القرآن وان ترجم بغیر العربیة یہ خود صاحب کشاف کے نزدیک بھی ضعیف ہے بلفظ قیل اس کو بیان کرنا اور آیت کے ساتھ اس کو مرتبط نہ کرنا اس طرف اشارہ کر رہا ہے حواشی علوی علی الکشاف میں ہے قوله قیل ان معاینة فیها الخ فیه اشعار بان الوجه هو الاوّل دوسری دلیل جو اس زمانے میں بعض لوگوں نے بیان کی یہ ہے کہ صحابہ اپنی طرف سے قرآن مجید کے الفاظ بدل بدل کے پڑھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جائز رکھتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بالکل غلط ہے کوئی ضعیف سے ضعیف روایت بھی اس مضمون کی شہادت نہیں دیتی بلکہ

عہ یعنی ذکر اس کا تمام اگلی کتابوں میں ہے اور بعض نے کہا کہ معانی قرآن کے ان میں ہیں ۱۲ عہ یعنی ذکر قرآن کا نہ کہ خود قرآن ۱۲ عہ یعنی ذکر قرآن کا اگلی کتابوں میں ہے اس بنا پر کہ ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہے اور یہ ویسا ہے کہ کہا جائے کہ فلاں شخص امیر کے رجسٹر میں ہے ۱۲ لعہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اگلی کتابوں میں ہے یا قرآن کا ذکر ان میں ہے یا اس کے معانی ان میں ہیں ۱۲ عہ قرآن یعنی اس کا ذکر اگلی کتابوں میں ہے ۱۲ عہ بعض نے کہا ہے کہ قرآن کے معانی کتابوں میں ہیں اور اسی سے امام ابوحنیفہ کے قول کی سند بیان کی جاتی ہے قرأت کے فارسی میں جائز ہونے پر اس بنا پر کہ قرآن کا ترجمہ بھی قرآن ہے چاہے غیر عربی زبان میں کیا جائے ۱۲ -

جس نے حدیث کی کتابیں سرسری نظر سے بھی دیکھی ہیں وہ خوب جانتا ہے کہ صحابہ حفظ قرآن مجید میں سخت اہتمام فرماتے تھے جس لفظ کو جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے تھے اس کو اسی طرح ادا کرتے تھے سرمو فرق نہ ہونے پاتا تھا اور حکم نبویؐ یہ بھی تھا کہ قرآن مجید کی آیتیں لکھ لی جایا کریں اور اگر کسی صحابی نے کوئی لفظ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا اور دوسرا صحابی اس کو سنتا اور پڑھتا تو وہ نہ سننے والا اس پر بحث و انکار کرتا تھا، حضرت فاروقؓ کا ایک شخص کو اسی بات پر گلے میں رسی ڈال کر کھینچتے ہوئے حضور رسالت میں لیجانا اور اسی بات پر ان کا اُبی بن کعب سے کئی بار مناظرہ کرنا اور حضرت ابن مسعودؓ کا اسی بنا پر سورۂ واللیل میں لفظ ما خلق کے پڑھنے سے سخت انکار کرنا مشہور ہے اور بروایات صحیحہ منقول ہے اسی قسم کے بہت سے واقعات ہیں جنھوں نے غیر قوموں سے بھی اقرار کرالیا ہے کہ قرآنجید بے کم و کاست بے تغیر و تبدل وہی کتاب ہے جس کی نسبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ خدا کی کتاب ہے، ولیم میور جو عیسائیوں کا ایک مشہور اور محقق مؤرخ ہے اس کی تاریخ دیکھیے۔ المختصر اسی قسم کی اور بھی دلیلیں ہیں جنکے ذکر سے شرم آتی ہے سمجھدار کے لیئے اتنا ہی کافی ہے کہ اگر اس قول پر کوئی دلیل ہوتی تو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اس سے کیوں رجوع کرتے۔

س جو لوگ اس امر کے قائل ہیں کہ ترجمۂ قرآن قرآن نہیں ہے اور اس کے پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی وہ کون لوگ ہیں اور ان کی کیا دلیل ہے۔

ج تمام علمائے امت اور مجتہدین شریعت اسی طرف ہیں جیسے امام شافعی اور امام احمد اور قاضی ابی یوسف اور آخر میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہم بھی، ان لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ حق جل شانہٗ نے قرآن مجید کو عربیت کے ساتھ موصوف کیا ہے (۱) انا انزلناہ قرآنا عربیا (۲) کتابٌ فصلت ایاتہ قرانا عربیا (۳) انا جعلناہ قرآنا عربیا (۴) بلسانٍ عربی مبین (۵) ھٰذا لسان عربی مبین وغیرہ ذلک پس اگر قرآن صرف معانی کا نام ہو تو اس کو عربیت کے ساتھ موصوف کرنے کی کوئی وجہ نہیں

عہ بیشک ہم نے اس کو عربی قرآن اتارا ہے ۱۲ عہ ایسی کتاب جس کی آیتیں مفصل ہیں عربی قرآن ہے ۱۲ عہ ہم نے اس کو قرآن بنایا ہے ۱۲ للعہ صاف عربی زبان میں ۱۲ عہ یہ قرآن عربی زبان ہے ۱۲۔

Marfat.com

معنی کو کسی زبان کی خصوصیت سے کیا تعلق یہ شان تو الفاظ کی ہے معنی نہ عربی ہوتے ہیں نہ فارسی نہ ہندی لہذا معلوم ہوا کہ قرآن ان خاص عربی الفاظ کا نام ہے جو معانی مخصوصہ پر دلالت کرتے ہیں اور ان کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے، علاوہ اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بہت سے عجمی لوگ اسلام لائے تھے جو عربی زبان بالکل نہ سمجھتے تھے مگر کسی کو آپ نے یہ حکم نہیں دیا کہ تم قرآن کا ترجمہ اپنی زبان میں کرا کر نماز میں پڑھ لیا کرو اور پھر صحابہ کے زمانے میں تو صدہا بلادِ عجم مفتوح ہوئے اور وہاں کے لوگ اسلام لائے مگر یہ منقول نہیں کہ صحابہ نے کسیکو اجازت دی ہو کہ تم قرآنجید کا ترجمہ نماز میں پڑھ لیا کرو، اب یہاں چند احتمالات باقی ہیں۔

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے شاید عجمیوں کو یہ اجازت دی ہو مگر کسی روایت نہیں کیگئی یا روایت ہوئی مگر کتب میں درج نہیں ہوئی اسوجہ سے ہمکو وہ روایت معلوم نہیں۔

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے کچھ اس طرف خیال نہیں کیا اگر خیال آتا تو ضرور اجازت دیتے۔

(۳) اس زمانے میں لوگوں کو عربی زبان سیکھ لینا آسان تھا، اس سبب سے اس اجازت کی ضرورت نہیں ہوئی اب مشکل ہو گیا ہے لہذا اس اجازت کی ضرورت ہے مگر یہ احتمالات ایک معمولی شخص کے نزدیک بھی قابل وقعت نہیں ہیں پہلے احتمال کا جواب یہ ہے کہ جس شخص نے سلف صالح کا حرص نقلِ شریعت میں بغور ملاحظہ کیا ہے وہ خوب سمجھتا ہے کہ وہ لوگ دیدہ و دانستہ کسی امر شرعی کی روایت میں ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کرتے تھے اور جس واقعہ کی دن رات ضرورت رہتی ہو اس کے متعلق ایسی بڑی بات بھول جانا خلاف عقل ہے، جس زمانے میں امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) ترجمۂ قرآن سے جواز نماز کے قائل ہوئے تھے اس وقت بڑے بڑے تابعین موجود تھے اگر انھیں صحابہ کی اجازت معلوم ہوتی اور وہ اس کو بھول گئے ہوتے تو اس واقعہ پر ضرور ان کو یاد آجاتی اور ان پر اس مسئلہ کا طعن نہ کیا جاتا اور بعد حدیث مل جانے کے امام صاحب اپنے پہلے قول سے رجوع نہ کرتے حاصل یہ کہ کسی امر کا باوجود کثرت وشدت دواعی اور عدم موانع کے منقول نہ ہونا اس کے عدم کی دلیل ہے، دوسرا احتمال تو ایک اولوالعزم پیغمبر اس کے خلفا کی طرف کوئی ذی عقل مسلمان نہیں کر سکتا نماز سے بڑھ کر شریعت میں کسی

Marfat.com

چیز کی تاکید نہیں، پھر جب اسی کا خیال نبی نے نہ کیا تو اور چیزوں میں تو نہ معلوم کیا کچھ بے خیالی کی ہوگی، معاذ اللہ نبوت کیا ہوئی ایک کھیل ہو گیا، تیسرا احتمال بھی بالکل لغو ہے، بلکہ پہلے عربی کا حاصل کرنا مشکل تھا قواعد مدون نہ تھے، باقاعدہ تعلیم نہ ہوتی تھی اب بحمداللہ دونوں باتیں موجود ہیں پہلے اگر ایک سال میں عربی زبان کی مہارت ہو سکتی تھی تو اب چھ مہینے میں وہی کیفیت حاصل ہو سکتی ہے۔

س اگر باوجود قدرت کے کوئی شخص قرآن مجید کا ترجمہ نماز میں پڑھ لے تو نماز میں فساد آئے گا یا نہیں۔

ج اگر صرف ترجمہ پر اکتفا کی جائے تو ہر حال میں نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر ترجمہ بھی پڑھا جائے اور اصل عبارت قرآنیہ بھی پڑھی جائے تو وہ ترجمہ اگر کسی قصہ کا یا کسی حکم کا ہوگا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی ذکر یا تسبیح کا ترجمہ ہوگا تو نماز فاسد نہ ہوگی فتح القدیر میں ہے الوجہ انہ اذا کان المقروء من مکان القصص والامر والنہی ان یفسد مجرد قراءتہ حینئذ متکلم بکلام غیر قرآن بخلاف ما اذا کان ذکر او تنزیہا فانہ انما تفسد اذا اقتصر علی ذلک لسبب اخلاء الصلوٰۃ عن القراءۃ۔ انتہی۔

دوسرا مسئلہ ۔ اذان واقامت کا عربی کے سوا کسی اور زبان میں کہنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب ۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک ہر حال میں جائز ہے بشرطیکہ لوگ سمجھ لیں کہ اذان ہو رہی ہے، اور صاحبین کے نزدیک اگر عربی الفاظ کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں مگر امام صاحب کے نزدیک بھی خلاف سنت ہونیکے سبب سے مکروہ اور بدعت ضرور ہے بعض فقہا نے مثل صاحب مراقی الفلاح وغیرہ کے صاحبین کے قول پر فتوے دیا ہے مگر صحیح نہیں (تبیین الحقایق فتاوی قاضی خاں)

تیسرا مسئلہ ۔ نماز کی نیت عربی زبان میں کہنا چاہیئے یا اپنی مادری زبان میں بھی جائز ہے۔

جواب ۔ اصل تو یہ ہے کہ نیت دلی ارادے کا نام ہے زبان سے کچھ کہنا نیت ہی نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا یہ دستور تھا، ہاں متاخرین نے خیال اس کے کہ

کبھی آدمی متفکر ہوتا ہے اور دلی ارادے کا اس کو خیال نہیں رہتا لہذا اگر زبان سے کہہ لیا کرے گا تو دلی ارادہ بھی ہو جایا کرے گا اور بعض افاضل علماء نے اس کو بدعتِ حسنہ لکھا ہے لہذا اگر ایسا کیا جائے تو عربی زبان کی تخصیص نہیں جس زبان کو سمجھتا ہو اسی زبان میں نیت کے الفاظ کہے۔

چوتھا مسئلہ - تکبیر تحریمہ اور اسی طرح باقی تکبیرات کا غیر عربی زبان میں کہنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے اس لیے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے ذکر اسم ربہ فصلے اس میں کسی زبان کی تخصیص نہیں کی ہاں اسمیں شک نہیں کہ مخالف سنت ہونیکے سبب سے بدعت اور مکروہ ضرور ہوگا بعض فقہا نے لکھا ہے کہ امام صاحب نے اس مسئلہ سے بھی رجوع کیا مگر یہ صحیح نہیں۔

حق سبحانہٗ کی توفیق سے

علم الفقہ

کی تیسری جلد تمام ہوگئی

تمت

یہ اور ہر قسم کی دینی و علمی درسی و غیر درسی کتب نیز :- قرآن شریف سیپارے، و قاعدے، یکجا باکفایت :-

ملنے کا پتہ

(مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ عزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو-پی)

(تصحیح کردہ عمر فاروق عثمانی)

Marfat.com

ضرورت کے وقت ہندوستان کے مشہور و معروف کتب خانہ اعزازیہ دیوبند یوپی سے طلب فرمایئے۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ط

الفقہ

جلد اوّل

مصنّفہ

حضرت حجۃ الاسلام امام
اہل سنت مولانا الحاج الشاہ محمد عبدالشکور صاحب فاروقی مجددی نقشبندی

جس کو

(مولوی) سید احمد مالک
کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے
اپنے کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع کیا

بہ تحریر مروہ کے ہوتے ہوئے اس
غلطی، فارسی، اردو اور حساب
سے اللہ عمد
نکالیہ (مولوی) سید احمد مالک
(جملہ حقوق بحق ناشر ہو)

Marfat.com